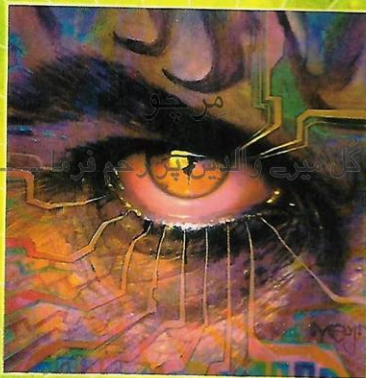


سُلی سہتی

پُر اسرار قوتیں حاصل کرنے کی طریقہ



شاہ مسعود



مرچو

اے مالکِ کُل میرے والدین پر رحم فرما آمین

ٹیلی پیچی

پُر اسرار قوتیں حاصل کر فکھ طریقی

سلی سلی

مرچو

اے مالکِ کُل میرے والدین پر رحم فرما ترجمہ و تفسیر آمین
شامچند

اقبال پبلشرز میاں مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور



ہماری پیشکش ☆ معیاری مطبوعات

پہلی بات

ذیل نظر کتاب ٹیلی ڈیٹھی پر ایک مشہور انگریزی کتاب کا ترجمہ و تفسیر ہے۔ کتاب کے مصنف نے اس میں ان پوشیدہ انسانی صلاحیتوں سے پردہ اٹھایا ہے جو اگر پیدا ہو جائیں تو بہت بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

ٹیلی ڈیٹھی کے طالب علموں کو چاہیے کہ وہ وسیع انٹھری سے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ ٹیلی ڈیٹھی ایک ایسا ماورائی علم ہے جس کا حصول ناممکن تو نہیں لیکن دشوار ترین ضرور ہے اور اس بات کا اعتراف مصنف نے بھی کتاب میں جگہ جگہ کیا ہے۔

ٹیلی ڈیٹھی کے مشہور ماہرین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ فاضل مصنف کی ذیل نظر کتاب کو ٹیلی ڈیٹھی کی دنیا میں اچھے لفظوں سے یاد کیا جاتا ہے اور اس موضوع پر ایک مختصر کتاب تصوری کی جاتی ہے۔ ہر حال ہم نے اس کتاب کو من و عن ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پیش کر دیا ہے کیونکہ یہ ایک ایسا ماورائی علم ہے جس میں کسی شخص یا اضافہ کی کوئی مخالفت نہیں ہے اور صرف متفقہ حوالوں سے ہی اس علم کو حاصل کیا جا

جلد حقوق بحق اوارہ مخلوط

اہتمام اشاعت

شاہد محمود

پر

پراپرٹس لاہور

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما آمین

مشکت و اصنف ایک سنٹر، غزنی سٹریٹ، ہمارا ذوالاراء لاہور

7231078

سکا ہے۔

کتاب کے مصنف نے ٹیلی بیسی کا لبارہ اوٹھ کر سادہ لوح عوام کو بے وقوف بنانے والے جعلی ٹیلی ہیتمک افراد کی بھی سخت مذمت کی ہے۔ چنانچہ ان افراد کے جعلی ہیکنڈوں سے بچنا ضروری ہے بہر حال ہمارا مقصد ٹیلی بیسی کی یہ کتاب آپ کے سامنے پیش کرتا تھا۔ آپ اپنی ذاتی کوششوں اور تگن سے ہی اس سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کتاب کے بارے میں اپنی رائے سے ضرور توازیئے۔

(مترجم مرچو)

اے مالک کل میرے والدین پر رحم فرما

ابتدائی

ذیر مطالعہ کتاب میں ٹیلی بیسی کے ہر اہم پہلو پر تفصیلی انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ ٹیلی بیسی کے موضوع پر اس کتاب میں شامل بیشتر مواد ہمارے ذاتی تجربات و مشاہدات پر مبنی ہے لیکن یہ کتاب بھی کسی طور غلط نہ ہوگا کہ بہت سا مواد دوسرے لوگوں کے تجربات اور مشاہدات پر مبنی ہے کیونکہ اس موضوع پر دوسرے لوگوں کے تجربات و مشاہدات اور ذاتی اختراعات سے استفادہ کرنا بے حد ضروری تھا۔

ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی فرد نے دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھائے بغیر کسی منفع میں ترقی کی ہو یہی وجہ ہے کہ چاہے ٹیلی بیسی ہو یا کہ شعبہ زندگی کے کوئی دیگر فنون ان سے متعلق جتنی بھی ترقی و ترویج ہوئی ہے وہ اگرچہ بہت پہلے ظہور پذیر ہوئی اور بے شمار لوگوں نے اس مضمون پر بے تحاشا کام کیا اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں اور قوانین کو عصر حاضر کی لوجوان نسل نے مزید آگے بڑھایا اور ان کے وضع کردہ قوانین کو مزید سنوارا اور ترقی کی جدید راہیں متعین کیں ٹیلی بیسی پر چونکہ کتابیں بہت کم لکھی جاسکتی ہیں لہذا اس مضمون پر لکھتے وقت

خاصی دشواری پیش آتی ہے اور جو کچھ موجود ہے وہ اتنا ناکافی اور کم فہم ہوتا ہے کہ اسے سمجھنا عام آدمی کے بس سے سیکر باہر ہے اور اس طرح ٹیلی بیٹھی جیسے وسیع النظر مضمون پر بہتر معلومات فراہم نہیں ہوتیں۔

(مضف)

مشاہدات کی روشنی میں!

برطانوی نفسی تحقیق کی سوسائٹی کے طبع مواد اس مضمون کی جدید راہیں متعین کرنے میں خاصی مدد کرتی ہے۔ اس سوسائٹی کے علاوہ بھی دیگر بات سے ادارے ایسے ہیں جنہوں نے اس مضمون کے وسعت نظر ہونے کی وجہ سے اس پر خاصا کلام کیا ہے تاہم نفسی سوسائٹی ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کی پیدا کردہ معلومات صحیح اور مستند تصور کی جاتی ہیں۔ چونکہ دوسرے اداروں کی فراہم کردہ معلومات نہایت مشکل ہیں لہذا عام آدمی کا ان سے استفادہ کرنا خاصا مشکل نظر آتا ہے۔

ذریعہ نظر کتاب میں ماہرین ٹیلی بیٹھی کے تجربات کو نہایت سادہ اور عام فہم زبان اور آسان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس میں میرے ذاتی تجربات بھی شامل ہیں۔ یہ تجربات انسانی زندگی کی ان صلاحیتوں سے پردہ اٹھاتے ہیں جو کہ نہایت حیرت انگیز ہیں اور انسانی صلاحیتوں کو جو اسے افق الفطرت بناتی ہیں کو ٹیلی بیٹھی کا نام دیا گیا ہے۔

وہ اشخاص کہ جنہیں ٹیلی بیٹھی سیکھنے کی شدید خواہش ہے مگر کوئی مستند حوالہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس کو شرف نگاہ نہیں جھنٹے ان کے لئے بھی اس کتاب میں خاصی مفید معلومات درج ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ کتاب ان لوگوں کے لئے بھی مفید ہے جو پہلی مرتبہ ٹیلی بیٹھی کی

مر

اے مالک گل میرے والدین پر

ٹیلی پیٹھی کیا ہے؟

What is Telephety

انسانی زندگی میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی واقعہ اس کے لئے باعث حیرت ہوتا ہے۔ لوگوں کے اس واقعہ کے متعلق یہ احساسات ہوتے ہیں کہ انہوں نے نہ بات پہلی دفعہ سنی ہے یا دیکھی ہے۔ انسانی ذہن جب بھی کسی اس طرح کا واقعہ یا کرشمہ یا معجزہ دیکھتا ہے تو اس قسم کا واقعہ اسے درط حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ اس کو ٹیلی پیٹھی کا نام دیا گیا ہے مگر چونکہ اس سے واضح مضمون اخذ کرنا تھوڑا مشکل ہے تو اس لئے ضروری ہے کہ اس کو سادہ اصطلاحات میں واضح کر دیا جائے۔ ڈاکٹر جانسن کے مطابق اصطلاحات کو واضح کر دینے سے لوگ ذہنی الجھاؤ کا شکار نہیں ہوتے اور طویل بحث مباحثے سے بچ جاتے ہیں ٹیلی پیٹھی کے لغوی معنی "اشراق" کے ہیں۔ یعنی ٹیلی پیٹھی کو لغت میں اشراق کے نام سے لکھا گیا

کتاب کو ہاتھ لگا رہے ہیں۔ یہ حیرت انگیز علم ان لوگوں کے لئے بھی خاصہ مفید ہے جو اس موضوع کا پہلے بھی مطالعہ کر چکے ہیں ٹیلی پیٹھی انسان کی ان پوشیدہ صلاحیتوں کو ابھارنے کا نام ہے کہ جنہیں وہ کوئی درجہ یا وقت نہیں دیتا لہذا یہ سوچ کر ہی یہ کتاب میں پیش کر رہا ہوں کہ آپ اس سے نہ صرف روز مرہ زندگی میں خاصا فائدہ حاصل کریں گے بلکہ دوسرے لوگوں کے خیالات جاننے میں بھی کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

مرچو



اے مالک کل میرے والدین

ہے۔ اگر اشراق کا مفہوم جانیں تو پتہ چلے گا کہ اس کا مطلب ہے
 "دل" قلب۔ یعنی ایک قلب جب دوسرے قلب پر بغیر کسی مادی واسطے
 کے جب اپنے اثرات مرتب کرتا ہے چاہے وہ بیار کی صورت میں ہو
 کہ کسی دوسری صورت میں اسے ہم ٹیلی پتھی کا نام دیں گے۔



برطانوی نفسی سوسائٹی

ٹیلی پتھی کوئی زیادہ قدیم علم نہیں ہے بلکہ ماہرین کے مطابق پہلی
 ہزار سالہ وکٹوریہ کے دور میں اس وقت منظر عام پر آیا جب نفسی
 سوسائٹی قائم ہوئے ابھی تو ہوا ہی عرصہ ہوا تھا۔ اس سوسائٹی کے
 ممبروں میں ان عجیب و غریب اور مافوق الفطرت حیرت انگیز واقعات کے
 بارے میں تحقیقات کرنا تھا جو بعض اوقات رونما ہوتے تھے۔ اور انسانوں
 کے درمیان حیرت میں مبتلا کر دیتے تھے۔ سب سے پہلے اس سوسائٹی کے
 بانی ایک ممبر ایف۔ ایچ ڈبلیو میرز (F. H. W. Myers) نے اس
 مافوق الفطرت صلاحیت کو ٹیلی پتھی کا نام دیا۔ قدیم یونانی زبان کے دو
 الفاظ کے مجموعہ سے ٹیلی پتھی کے الفاظ کا تصور ہوا۔ یونانی زبان میں ان
 الفاظ کا مطلب ہے "کسی چیز کو کافی دور سے محسوس کرنا" لہذا ہم اسے
 ہم کرشموں یا حیرت انگیز اور معجزانہ واقعات کو کہ جن میں دو افراد کا
 دل میں ذہنی رابطہ ہو ٹیلی پتھی کا نام دیں گے۔ یہاں یہ بات قابل غور
 ہے کہ جو لفظ رابطہ استعمال ہوا ہے تو اس کا مطلب ہے اس میں ایک
 دل کے ذہن سے خیالات، واقعات تاثرات اور کیفیات دوسرے شخص

مر

اے مالک کل میرے والدین

کے ذہن میں منتقل ہو جاتے ہیں ایک چیز یاد رکھیں کہ اس سارے عمل میں ہماری حواس غصہ کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا بشمول ہمارے چمچوں جس کے۔

ٹیلی پتھی کی یہ تعریف بہت سے بافق القدرت اور معجزانہ واقعات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ لیکن میرز "Myers" اور اس کے دوسرے ساتھی ایک دوسری اصطلاح یعنی "انتقال خیال" "Thought Trans FERENCE" کو منظر عام پر لائے ان کے مطابق ٹیلی پتھی کا مطلب ایک شخص اپنے خیالات کو دوسرے شخص کے ذہن میں پہنچانا ٹیلی پتھی کہلاتا ہے۔

خیالات کا دوسرے شخص کے ذہن تک پہنچانا



خیال کا ایک ذہن سے دوسرے میں منتقل کرنا یا انتقال یا انتقال خیال چونکہ ٹیلی پتھی ایک وسیع میدان ہے اور خیالات کی پیغام رسانی اس کا جزو لازمی - لہذا ہم بھی ٹیلی پتھی کا لفظ ہی زیر استعمال لاتے ہیں۔ جن میں خیالات، جذبات اور خواہشات کا ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل ہونا شامل ہے۔ اس عمل کو کرنے میں انسانی ذہنی صلاحیتوں کا عمل دخل بھی ہو سکتا ہے۔ یا قدرتی طور پر ہی یہ ہو سکتیں ہیں تاہم کسی بھی ذرائع سے کام لیتے ہوئے جب کوئی شخص اپنے خیالات جذبات اور خواہشات کو کسی دوسرے شخص کے ذہن میں پہنچاتا ہے تو یہ ٹیلی پتھی کہلاتا ہے گا۔



میرز



لے مالک کل میرے والدین پر

ٹیلی پیتھی کی مقبولیت

ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ اکثر سائنسدان اس حقیقت کو ماننے سے یکسر انکاری تھے کہ ایسا ٹیلی پیتھی بھی کوئی علم ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ انسانی ذہن ہمیشہ سے رازدار اٹھاتا چلا آیا ہے چونکہ اس میں ایک جنس ہوتا ہے لہذا انسانی ذہن کی اس حیرت انگیز اور معجزانہ صلاحیت کی تحقیق کے سلسلے میں خاصی دلچسپی لی جا رہی ہے چونکہ عام لوگوں کو اس علم سے خاصی دلچسپی ہے اور وہ جانتا چاہتے ہیں کہ آیا کیسے اس علم کے ذریعے سے معجزے دکھائے جاسکتے ہیں۔ لہذا وہ ٹیلی پیتھی کو سیکھنا چاہتے ہیں اور اس کو اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال بھی کرنا چاہتے ہیں۔

جرائم کا خاتمہ بذریعہ ٹیلی پیتھی

چونکہ ٹیلی پیتھی ایک قوت ہے اور یہاں میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ٹیلی پیتھی کو ایک قوت ہونے کے ناطے ہم اچھے اور برے دونوں مقاصد کے حصول اور تکمیل کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے ہم اپنی دیگر توانائیوں کو اچھے یا برے کاموں کے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں پٹا نزم کو ہی لیجئے کہ یہ ایک ایسا فن ہے جس سے بے شمار کام لئے جا رہے ہیں عرصہ دراز سے اس علم کے ذریعے طبی مقاصد پورے کئے جا رہے ہیں۔ علم بتویم کے ذریعے سے دور کے احساس کو کم کرنا۔ جسم کے درجہ حرارت کو کم کرنا، تھکن کو دور کرنا بھی ایسے کام ہیں جن میں پٹا نزم سے مدد لی جاتی ہے۔ پٹا نزم کے ذریعے سے سوئے ہوئے مریض دورانِ آپریشن بھی آرام و سکون سے سوئے

رہتے ہیں۔ اور ہوش میں آنے کے بعد انہیں درد کا احساس تک نہیں رہتا۔ لیکن ان سب کے باوجود ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگوں نے اس علم کو غلط کاموں کے لئے استعمال کیا اور جرائم کے مرتکب ہوئے۔ لہذا اس طرح کی کوششوں کی مذمت کرتے ہوئے چاہئے کہ اس کو انسانی فلاح کے لئے استعمال کریں۔

ٹیلی پیٹھی کرنے کے مختلف مگر آسان طریقے



درج بالا ٹیلی پیٹھی سے متعلق تھوڑا سا تعارف تھا چونکہ ٹیلی پیٹھی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال دی گئی ہے اور ضروری بنیاد فراہم ہو گئی ہے اس کے بعد اس کی مختلف مشقوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ مفید مگر آسان طریقے بتائے جائیں گے۔ ایک بات بتانا نہایت ضروری ہے کہ ٹیلی پیٹھی کچھ کے لئے کوئی بھاری بھر کم مشینیں نہیں بلکہ ذہن اور چلتے پھرتے انسان ہماری سرگرمیوں کا محور و مرکز ہوتے ہیں۔ اگرچہ کچھ آلات کی ضرورت پڑتی ہے مگر وہ اتنے عام ہیں کہ آسانی سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

ٹیلی پیٹھی کی صلاحیتیں ہر شخص میں ہوتی ہیں

چونکہ ٹیلی پیٹھی کی صلاحیتیں ہر شخص میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن اس

اے مالک کل میرے والدین

ٹیلی پیٹھی اور دیگر ماورائی علوم

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جلد بازی کی وجہ سے بنے بنائے کام بگڑ جاتے ہیں لہذا یہ چیز اشد ضروری ہے کہ کسی بھی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کی حدود کا تعین کریں۔ یہ بات بھی ممکنات میں سے ہے کہ ٹیلی پیٹھی کی مشق کے دوران ہمیں وہ معلومات حاصل نہ ہوں۔ کیونکہ ٹیلی پیٹھی کی مشقوں سے کچھ حضرات تو فوراً استفادہ کر لیتے ہیں لیکن کچھ کو تھوڑی دیر لگتی ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ آپ اس منہج تک پہنچ نہیں سکتے۔ بلکہ قدرت خداوندی ہے کہ جس نے جتنی محنت کی اسے اس کا پھل ضرور ملتا ہے ایک بات اور یاد رکھنی چاہیے کہ ہر علم کا دوسرے علم سے کسی نہ کسی حوالے سے کوئی نہ کوئی تعلق، ربط ضرور ہوتا ہے۔ لہذا ٹیلی پیٹھی کا بھی ان دیگر ماورائی علوم سے گہرا تعلق ہے جو انسانی ذہن کی حیرت انگیز صلاحیتوں کے بارے میں ہیں۔

ٹیلی پیٹھی کو تعمیری لحاظ سے استعمال کرنا چاہئے قبل اس کے کہ ہم ٹیلی پیٹھی کی تفصیل میں جائیں یہ بے حد ضروری ہے کہ ہم اس چیز کے لئے ذہنی طور پر بالکل تیار ہو جائیں کہ اس علم کو حاصل کرنے کا آخر ہمارا مقصد کیا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس علم سے واقفیت حاصل کی

جائے اور اپنے ذہنی تجسس کی تسکین کی جائے لیکن یہ مقصد نہ صرف فضول ہے بلکہ ناکافی بھی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ٹیلی پیٹھی کے تجربات کے دوران ہمیں جو حقیقتیں اور تجربات حاصل ہوئے ہیں انہیں کن مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کریں۔ دیگر مختلف علوم کی طرح اس علم یعنی ٹیلی پیٹھی کو بھی نیک و بد دونوں مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تاہم ٹیلی پیٹھی کے طالب علموں کے ایسے کچھ مرتب کردہ اصول درج ہیں جن پر عمل کر کے اچھے - مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں۔

- 1- پہلا اصول تو یہ ہے کہ ٹیلی پیٹھی ایک عالمگیر علم ہے لہذا اسے تمام انسانیت کی بحالی کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔
- 2- ٹیلی پیٹھی کو اپنے ذاتی مسافرات کے تحفظات کے لئے ہرگز نہ استعمال کیجئے۔

- 3- تیسرا اصول یہ ہے کہ ”حاصل کردہ قوت“ یعنی جو قوت ہمیں ٹیلی پیٹھی کی مشقوں سے حاصل ہوتی ہے اسے کسی غرض پر اس کی مرضی کے خلاف نہیں استعمال کرنا چاہئے بلکہ عقل اور سکون کے ساتھ اسے اپنی رائے سے آگاہ کریں ورنہ بجائے فائدے کے فاعل کو نقصان بھی ہو سکتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ بیان کردہ اصول نہایت کڑے ہیں اور اکثر اس پر

پورا نہیں اترتے اور ان اصولوں سے مکمل طور پر منحرف ہو جاتے ہیں
لیکن پھر بھی یہ اصول وہ ہیں جنہیں ٹیلی پیتھی کے تجربات کرتے وقت
ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے۔



نفسی روشنی کا ہالہ یا حفاظتی خول

دوئے زمین پر بسنے والے ہر شخص کے چار اطراف اس کے جسم
کے گرد ایک نفسی قوت یا روشنی کا غلاف سا چڑھا ہوتا ہے نفسی قوت
کے اس غلاف کو (AURA) کہتے ہیں۔ اس لفظ کے لغوی معنی ہیں ”کسی
شے کی چھل سے برقی اخراج“ لہذا نفسی روشنی کے اس ہالے کی وجہ سے
ہر شخص کی نفسی قوت ہے جو اس کے ارد گرد نفسی توانائی کی شکل میں موجود
ہے۔

اگر دیکھا جائے تو یہ خول ہر نفسی غلاف حفاظتی آدرہ کے مانند ہوتا
ہے۔ لہذا اس چیز کی استعداد ضروری ہے کہ ٹیلی پیتھی کا طالب علم کسی
دوسرے شخص کے اس حفاظتی خول کو اس کی مرضی کے بغیر توڑے لیکن
اگر کوئی شخص اجازت دے تو ٹیلی پیتھی کا عامل اپنی قوت کی مدد سے اس
حفاظتی خول کو توڑ سکتا ہے۔

نفسی قوت کا یہ خول جسے حفاظتی غلاف بھی کہا جاتا ہے بیرونی نفسی
اثرات سے کسی بھی شخص کو محفوظ رکھنے کے لئے نہایت ہی کارآمد اور
منفید ثابت ہوتا ہے لہذا اگر عامل کسی شخص کے اس نفسی غلاف کے
خول کو توڑ دے تو گویا وہ معمول کو اپنا مطبوع بنا لیتا ہے اور اسے معمول پر
مکمل اختیار ہوتا ہے اس طرح اگر کسی شخص پر بافوق الفطرت قوتوں کے

اے مالک کل میرے والدین

اثرات مرتب ہونے شروع ہوتے ہیں تو اس صورت میں بھی یقیناً یہی وجہ ہوتی ہے۔ یعنی ان قوتوں کے اثرات یا تو اس یعنی متاثرہ شخص کے حفاظتی غلاف سے الجھ کر رہ جاتے ہیں یا پھر اسے توڑ کر متعلقہ شخص پر اثر انداز ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح سے متاثرہ شخص ان افوق الفطرت قوتوں کے دائرہ اختیار میں گھمٹا چلا جاتا ہے۔ اور یہ قوتیں گویا انسان کے اندر محلول ہو کر رہ جاتی ہیں۔ جن 'روحیں' پریاں وغیرہ بھی اسی طرح سے کسی دوسرے شخص پر غلبہ جماتی ہیں۔

اصول پر عملدرآمد

مرچو

ان بنیادی اصولوں سے واقفیت کے بعد کہ جس پر ٹیلی پیتھی کی مضبوط علامت قائم ہے آجے ایک دوسرے معاملے کی طرف چلتے ہیں۔ یہ وہ بنیادی شرائط ہیں جو ٹیلی پیتھی کے لئے بڑی اہم تصور کی جاتی ہیں اگرچہ میری ذاتی رائے یہی ہے کہ ٹیلی پیتھی کے طالب علموں پر شروع شروع میں ایسی کڑی شرائط عائد کرنا بہتر نہیں کیونکہ جوں جوں آپ ٹیلی پیتھی کے تجربات کریں گے آپ کو خود بخود معلوم ہوتا چلا جائے گا کہ کوئی شرائط زیادہ ضروری ہیں اور جن پر عملدرآمد سے مفید نتائج ملتے ہیں اور کوئی نقصان دہ تاہم یہ بتانا میں بے حد اہم خیال کرتا ہوں کیونکہ تجربات کے دوران یقیناً آپ انہیں ذہن میں رکھیں گے۔ یہ شرائط ہر شخص کے سلسلے میں مختلف ہوں گی۔ لیکن ان سب کے باوجود ایسے اصول اور شرائط سامنے آئیں گی جو عام نوعیت کی ہوں گی اور اکثر صورتوں میں

اے مالک کل میرے والدین

لاگو ہوں گی اس سے معلوم ہو جائے گا کہ کوئی ایسی شرائط ہیں جن پر عمل کرنا بے حد ضروری ہے اور کن پر عمل نہ کرنا ضروری ہے۔

عالم کس طرح پیغام بھیجتا ہے اور
معمول کس طرح پیغام وصول کرتا ہے



علم ٹیلی بیسی میں دو اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں یعنی جو شخص پیغام بھیجتا ہے اسے عالم کہتے ہیں۔ اور جو شخص پیغام وصول کرتا ہے اسے معمول کہتے ہیں۔ پیغام جو کہ معمول وصول کرتا ہے ایک تصویری عکس کی صورت میں ہوتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ معمول یعنی عکس وصول کرنے والا شخص بے جان آئینہ کی مانند نہیں ہوتا۔ اصل میں جو شخص پیغام وصول کرتا ہے وہ اپنے ذہن کی اقامت گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے اور اس طرح اس کا عالم یعنی پیغام بھیجے والے کے ساتھ ایک وقتی رابطہ پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ معمول وہ ہی پیغام وصول کرتا ہے جو عالم اسے بھیجتا ہے یا اس کے ذہن میں ہوتا ہے۔

پیغام رسانی کا یہ عمل ریڈیائی لہروں کی مانند ہرگز نہیں ہوتا پیغام رسانی کی کئی سطحیں ہوتی ہیں یعنی ریڈیائی لہروں کی ایک حد مقرر ہوتی ہے

مِرْچُو

اے مالکِ کل میرے والدین

کیا آپ ٹیلی پیٹھی سیکھ سکتے ہیں

جی ہاں! بالکل! آپ ٹیلی پیٹھی سیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کو سیکھنے اور اپنے اندر بہتر صلاحیتیں پیدا کرنے کے لئے مشقیں ہوا کرتی ہیں اور جو طالب علم باقاعدگی سے اپنی مشقیں جاری رکھیں ان میں ایسی صلاحیتیں پیدا ہونا فطرتی بات ہے۔ آج کل اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت کا کسی شخص میں پیدا ہو جانا ایک اتفاقی بات ہے اور اسے کوشش اور تربیت سے ہرگز نہیں پیدا کیا جاسکتا۔ تو میں اس پر یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ سب غلط باتیں ہیں جن کا حقیقت سے دور واقعے کا بھی کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی شخص صحت گن اور مستقل مزاجی سے اپنے اندر یہ صلاحیت پیدا کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ٹیلی پیٹھی سے بہرہ ور انداز میں قائمہ اشیاء چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرے۔ بعد میں مسلسل مشق سے اپنی ان صلاحیتوں میں اضافہ کرتا چلا جائے۔

اگرچہ ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت کو بیدار کرنے کے بعض خاص طریقے موجود ہیں لیکن اکثر تجربات میں آیا ہے کہ جب کسی شخص کے دل میں ٹیلی پیٹھی سیکھنے کا خیال ساتا ہے تو یہ پر اسرار صلاحیت اس میں خود بخود بیدار ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ آپ روز مرہ کے واقعات پر غور کریں کہ ادھر آپ نے کسی کو سوچا اور ادھر وہ آج موجود ہوا تو آپ کہتے ہیں کہ

مگر ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام بھیجنے کے لئے کوئی مد مقرر نہیں ہوتی۔ لیکن اس کے لئے یہ بے حد ضروری ہے کہ عامل کو جب پیغام بھیجنا مقصود ہو تو وہ معمول کو بالکل قریب تصور کرے چاہے وہ لاکھوں میل دور بیٹھا ہو تو اس کے نتائج بہتر انداز میں نکلیں گے ورنہ منفی صورت میں

مر
اے مالک کل میرے والدین

یار کیا شیطان کی طرح آموجو ہوئے ہو ابھی تمہیں سوچا یا پھر یاد کیا ہی تھا دراصل یہ آپ کی وہ پوشیدہ صلاحیت ہے۔ جس کا آپ کو علم نہیں اسی طرح آپ کے دل میں کسی کے لئے محبت پیدا ہوئی تو وہ بھی آپ سے محبت میں گرفتار ہو گیا یا جب آپ نے بے چینی محسوس کی ہو تو آپ کا رشتہ دار یا عزیز بیمار ہو گیا ہو وغیرہ ایسی مثالیں ہیں جن سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ میں کس مقدار سے صلاحیتیں موجود ہیں۔

یہ ایک اہل حقیقت ہے کہ ہمارے ارد گرد ٹیلی پیٹھی کا عمل مسلسل اور مستقل جاری رہتا ہے۔ اگر کسی شخص میں مناسب طور پر ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت کو تحریک دی جائے تو یہ صلاحیت خود بخود کام دکھانا شروع کر دیتی ہے۔ لیکن اس کے لئے مستقل مزاجی سے مشقوں کی ضرورت ہے۔ حد ضروری ہے وگرنہ یہ ہوگا کہ صلاحیتیں تو ہوں گی مگر ناقابل اعتبار اور بے ثمر۔

ٹیلی پیٹھی سکھانے کے مختلف ادارے

ٹیلی پیٹھی یا اس سے متعلقہ علوم سکھانے کے مختلف ادارے عرصہ دراز سے سرگرم عمل ہیں۔ جہاں ٹیلی پیٹھی کو ایک فن کی حیثیت سے سکھایا جاتا ہے۔ ان اداروں میں تربیت حاصل کرنے والے طالب علم اس فن میں اتنی مہارت حاصل کر لیتے ہیں جو واقعی نہایت حیرت انگیز ہوتی ہے لیکن یہ حقیقت بھی ایک مسلمہ حیثیت رکھتی ہے کہ یہ ادارے جو طریقہ کار اختیار کرتے ہیں وہ بالکل عام نوعیت کے ہوتے ہیں اور ان میں

کوئی ایسی بات شامل نہیں ہوتی جس کے لئے ادارے کا انتخاب نہایت ضروری ہو۔ ایک چیز جس کی وہاں زیادہ تربیت دی جاتی ہے وہ ہے پیغام بھیجنے اور وصول کرنے والے کی بہتر انداز میں تربیت جو کہ ایک باقاعدہ نظام کے تحت ہوتی ہے۔ وہاں پر مختلف گروپ صرف ایک شخص کو بھی پیغام بھیجتے ہیں اور ایک اکیلا شخص کئی لوگوں کے گروپوں کو بھی پیغام بھیجتا ہے میں نے حال ہی میں ایسے تجربات ہوتے دیکھے ہیں۔ لہذا میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ایسا صرف ایک باقاعدہ نظام، مستقل مزاجی اور مسلسل مشق سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

مرچو



پر رحم فرما آمین

مکمل یقین

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا وہ کونے حوال ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے ہم ٹیلی ویجی کے تجربات میں ہمیں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہوا سب سے پہلے تو یہ بات ہے کہ ضروری ہے کہ ہمیں مکمل یقین ہو کہ ہم ٹیلی ویجی کی مدد سے اپنا پیغام دوسرے شخص تک پہنچا سکتے ہیں۔ لہذا یہی وہ بنیاد ہے جس پر ٹیلی ویجی کی مضبوط عمارت قائم ہو سکتی ہے۔ اور ہمیں کامیابی سے ہمتدار کرنا سکتی ہے۔

من گھڑت باتیں

اکثر اوقات سننے میں آیا ہے کہ اگر عامل کو کسی معمول کو پیغام بھیجنا مقصود ہو تو وہ اس کا خیالی پیکر تصور میں بھائے ہوئے اس پر کافی دیر تک

توجہ مرکوز رکھے۔ یا ہر کچھ حضرات کا خیال ہے کہ عامل کے دل میں پیغام بھیجنے کی خواہش شدت سے ہونی چاہئے تو میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ یہ سب باتیں جہاں فضول ہیں وہاں بے کار بھی ہیں۔

مرچو

پر رحم فرما۔ آمین

کی ناکامی کا سبب بنتی ہے اور وہ حساسیت، جذبے کی برقی رو نہ ہونے کے سبب بیدار نہیں ہوتی جو کہ ٹیلی بیٹھی کے عمل کے کامیاب ہونے کے لئے بے حد ضروری ہے۔ ٹیلی بیٹھی کے ماہرین کے مطابق اور ذاتی مشاہدات سے جو نتیجہ میں لے اخذ کیا ہے اس کے مطابق اسے خیالات کو ٹیلی بیٹھی کے ذریعے منتقل کرنا نہایت سہل اور آسان ہوتا ہے جن کے ساتھ ایک شخص کے گہرے جذباتی احساسات وابستہ ہوں۔“

صحیح طریقے سے پیغام رسانی



حقیقت یہ ہے کہ ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کا عمل صرف چند سیکنڈ میں ہو جاتا ہے اور اگر عامل (SENDER) نے کسی شخص کو پیغام بھیجنے کے لئے زیادہ دیر اس پر توجہ مرکوز رکھی تو اس کا الٹا اثر پیدا شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی خیالات کا ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل ہونے میں رکاوٹیں شروع ہو جاتی ہیں۔

پیغام رسانی کس طرح کی جائے والدین پر رحم فرما۔۔۔۔۔ آمین

ٹیلی بیٹھی کے طالب علموں کے لئے یہ بات یاد رکھنا نہایت ضروری ہے کہ ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کا عمل پیغام بھیجنے والے اور پیغام وصول کرنے والے کے تحت الشعور کی سطح پر واقع ہوتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ عامل نے جو خیال کسی دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا ہو اپنے ذہن میں اس خیال کی ایک واضح اور مکمل تصویر بنائے اس تصویر کے ساتھ جذبہ کی برقی رو (Emotional Charg) ہو اکثر یہ ہوتا ہے کہ عامل اپنے ذہن میں تصویر تو بنا لیتا ہے مگر جذباتی وابستگی نہ ہونے کی وجہ سے وہ جذبے کی برقی رو شامل نہیں کر پاتا۔ یہی وجہ عامل

جذبے کی برقی رو کیا ہے یا جذباتی وابستگی کیا ہے؟

جذبے کی برقی رو کی جو اصطلاح یہاں ہم نے استعمال کی ہے اس کا مفہوم عام فہم نہایت سادہ اور حیران کن ہے مثلاً "اگر آپ نے کسی سے محبت کی ہے مگر محبت اور وہ آپ کے دگ و پے میں رچ بس رہا ہے آپ کے خون کی گردش اور دل کی دھڑکن میں صرف اس کا نام ہے تو اس کے ساتھ آپ کی مگر جذباتی وابستگی ہوئی اور جب آپ اسے دیکھیں گے تو آپ پر ایک بھائی کیفیت طاری ہوگی۔ روح کے تار بجتے لگیں گے اور آپ کے جذبات میں ارتعاش پیدا ہوگا جس سے آپ سرشار ہو جائیں گے تو آپ کو سستی کی ایک لہر جسم میں دوڑتی محسوس ہوگی تو یہ ایک ایسی کیفیت ہے جو نہایت پرسکون ہے کیونکہ اس میں جذبے کی آمیزش ہوتی ہے۔

عملی ٹیلی پیٹھی کے کچھ مراحل

اس شخص کے لئے یہ بے حد ضروری ہے جس نے پیغام بھیجنا ہو کہ سب سے پہلے اپنے ذہن کو صاف کرے۔ تمام دنیاوی سوجن فکروں وغیرہ سے بھر وہ اپنے اس صاف ذہن میں خیال کا واضح تصور قائم کرے اور پھر آہستہ آہستہ اس تصور میں اپنے جذبے کی برقی رو شامل کرنا جائے اس کے بعد اس تصور کو Chargetmenta Image یعنی برقی قوت کا حامل ذہنی عکس کہا گیا ہے۔ اور تحت الشعور کی گہرائی میں اتارتا ہے۔ پھر وہ مرحلہ آتا ہے جہاں ارادہ مکمل طور پر کارفرما ہوتا ہے ارادے کی کارفرمائیاں سے مراد ہے کہ انسان کا ذہن جب کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے مکمل تیار ہو اور جب انسان ارادہ باندھتا ہے تو وہ براہ راست اس کا اثر تحت الشعور پر ہوتا ہے بے لہذا پہلی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ تحت الشعور پر دیاؤ والے بغیر ٹیلی پیٹھی کا کام سرانجام دینا چاہئے۔

ٹیلی پیٹھی کے کچھ طالب علم کہ علی کے باعث دوران توجہ اپنے چہرے کے پٹوں میں کھجائو کی کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ اس غلطی کا مرکب اکثر مشق شروع کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ انسانی ذہن کا جسم کے ساتھ مکمل گہرا تعلق ہے لہذا جب ذہن میں دیاؤ ڈالا جاتا ہے تو اس کا اثر براہ راست جسم پر پڑتا ہے چنانچہ ضروری ہے کہ ٹیلی پیٹھی کے طالب علموں کو ایسی تربیت دی جائے جس سے ان کے جسمانی تناؤ کو ختم کیا جاسکے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ طالب علم اپنے جسم کو مکمل طور پر ریلیکس Relisation چھوڑ دیں۔

اگرچہ جسم کے تھوڑے کھپاؤ کو ختم کرنے اور اسے اعتدال پر لانے کے کئی طریقے ہیں لیکن جو طریقہ میں یہاں بتاؤں گا وہ آزمودہ اور سوشل ہونے کے ساتھ ساتھ آسان اور سادہ بھی ہے اس کے علاوہ سائنس کی مشقیں بھی ہیں جو سائنس کو نارمل رکھتی ہیں اور جو طالب علموں کو خلافاً قائمہ چھپا سکتی ہے۔ چنانچہ جب ذہنی دباؤ نہ ہو اور جسمانی کیفیت مکمل طور پر پرسکون اور معتدل رہے تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ عامل ٹیلی پیتھی کی مشقوں کے لئے بالکل تیار ہے۔

واضح تصویر ابھارنے کا طریقہ



مرچو



ابھی جیسا کہ بتایا گیا کہ ٹیلی پیتھی کی مشق کے دوران یا پیغام بھیجے وقت ذہن پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ہونا چاہئے اس کے ساتھ ساتھ جسمانی کھپاؤ بھی نہیں ہونا چاہئے جو بات بے حد ضروری ہے وہ یہ کہ ذہن میں پیغام کی ایک تصویر تیار کی جائے جو زیادہ سے زیادہ واضح ہو۔ اس مقصد کے لئے عامل میں یہ صلاحیت ہونا بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے ذہن میں ایک تصور کو مکمل طور پر ابھار سکے۔ چنانچہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے تصویری فاکہ ذہن میں ابھارنے کی صلاحیت ایک لازمی جزو ہے جس کے بغیر دوسرے مشقوں کا تصور ناگزیر ہے۔ یہ صلاحیت پیدا کرنے اور اسے ترقی دینے کے لئے مسلسل کوشش اور مشقیں کرنا پڑتی ہیں۔ ذہن میں تصویر ابھارنا اگرچہ کافی مشکل ہے مگر اتنا بھی مشکل نہیں جتنا کہ لوگ اسے

لے مالک کل میرے والدین

سمجھتے ہیں مشقیں ایسی صورت میں کہ جو ہر مشکل کام کو آسان اور ناممکن کو ممکن کر دیا کرتی ہیں۔ لہذا مشق کرنے سے یہ صلاحیت اپنے اندر پیدا کی جا سکتی ہے۔

خیالی تصویر بنانی پیمتی کے آئینہ میں



آپ نے دیکھتے ہیں کہ خیالی تصویر کو آخر اہمارے سے مراد کیا ہے؟ اکثر ایسے لوگوں سے آپ ملے ہوں گے جو کسی ہموار سطح پر اپنی نگاہ جمائیں تو فوراً وہاں کوئی عکس نمودار ہو جاتا ہے یا کلفظ پر نگاہ ڈالنے سے کلفظ پر ایک ایسی تصویر اہمارے میں کامیاب رہتے ہیں جو ان کے ذہن میں ہوتی ہے یہ عکس بالکل ایسے حقیقی معلوم ہوتا ہے جیسا ان کے ذہن میں ہوتا ہے بعض اوقات ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اندر گرد گھومتے لوگ بھی وہ عکس دیکھ رہے ہوتے ہیں یہ بھی ایک کرشمہ ہے جو بنی بنیاتی کیمیائی بدولت آپ بھی کر سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق انسانی ذہن وہ قدرت کی طرف سے عطا کردہ عطیہ ہے کہ غمے استعمال میں لا کر وہ انقلابات برپا کر سکتا ہے۔ روئے زمین پر اس کی مثال نہ ہو۔

W.E. Buttler ڈبلیو۔ ای۔ - بٹر کے مطابق کہ اس سچے ایک ایسی بنی دیکھی جو ایسی تصویریں بناتی تھی جن پر حقیقت کا گماں ہوتا ہے۔ بنی سے پوچھتے پر اس نے بتایا کہ "میں جو سوچتی ہوں۔ اس پر لکیریں لگا دیتی ہوں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس بنی کے ذہن میں جو تصور ہوتا ہے

مر

اسے کاغذ پر منکس کرنے کے بعد اس عکس پر مینسل سے کپیریں لگا دیتی تھی۔ انہوں نے مزید لکھا کہ میں ایک ایسے شخص کو بھی جانتا ہوں جو اپنے اندر نفسی قوت رکھتا تھا اور اپنے ذہن کے اندر پیدا کی گئی تصویر کو کرشل پر ابھار سکتا تھا جو شخص وہاں موجود ہوتا وہ بھی دیکھ سکتا تھا۔

پیغامات کی وصولی بذریعہ ٹیلی پیٹھی

اب ہم واپس اپنے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔ تو بات ہو رہی تھی پیغام رسائی کی۔ جو شخص پیغام بھیجتا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ مکمل طور پر اعتدال کی حالت میں رہے اس پر کسی قسم کا بھی بیرونی دباؤ نہیں ہونا چاہئے۔ جب عامل محسوس کرے کہ مندرجہ بالا کوائف اس پر صادق آ رہے ہیں تو وہ بغیر کوئی وقت ضائع کئے ارادہ باندھے کہ اس نے اپنے پیغامات کو بذریعہ ٹیلی پیٹھی معمول تک منتقل کرنا ہے۔ چنانچہ یہ تصور عامل کے شعور سے تحت الشعور میں منتقل ہو جاتی ہے اور پھر یہ تصور عامل کے تحت الشعور سے معمول کے تحت الشعور تک پہنچتی ہے اور آخر کار تصویری عکس یا پیغام معمول کے تحت الشعور سے Converged ہو کر اس کے شعور تک پہنچ کر اپنی پیغام رسائی کا عمل پورا کرتا ہے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جو نبی عامل نے کوئی پیغام بذریعہ ٹیلی پیٹھی معمول کو بھیجا تو وہ اسے فوراً وصول ہو گیا اور بعض اوقات یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پیغام وصول ہونے میں تھوڑی تاخیر ہوئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیغام سرے سے موصول ہی نہ ہو تو اس کا سبب معمول کے شعور کی کیفیت پر ہوتا ہے۔ لیکن تجرباتی مرحلے میں اکثر یہی ہوتا ہے کہ جیسے ہی عامل نے پیغام بھیجا وہ معمول کے تحت الشعور سے اس کے شعور

مر
اے مالک کل میرے والدین

میں بھیج جاتا ہے اور اس طرح معمول کو یہ پیغام مکمل طور پر مل جاتا ہے۔

پیغام کی وصولی کی مختلف صورتیں

آئیے دیکھتے ہیں کہ ٹیلی بیٹھی کے ذریعے جو پیغام بھیجا جاتا ہے وہ کس طرح وصول ہوتا ہے۔ اور کن طریقوں سے معمول کی شعوری سطح تک پہنچتا ہے اس کے مختلف طریقے درج ذیل ہیں۔

- 1۔ اندرونی آواز کی صورت میں۔
- 2۔ تصویری عکس کی صورت میں۔
- 3۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معمول کو نہ تو آواز سنائی دے اور نہ ہی تصویری عکس دکھائی دے بلکہ ذہن میں ایک خیال پیدا ہو جو کہ بالکل واضح ہو اور معمول کو اس کے درست ہونے کا یقین ہو۔
- 4۔ یا معمول کے ذہن میں شدید سا تاثر جنم لے۔

5۔ یا یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے ہاتھ بے ساختہ طور پر کچھ تحریر کریں اور پیغام رسائی کا عمل مکمل ہو جائے۔

یہ چند ایسے طریقے تھے کہ اگر ٹیلی بیٹھی کا طالب علم حامل کوئی پیغام بھیجے تو اپنی طریقوں میں سے کسی نہ کسی طریقے سے وصول ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پیغام رسائی بیک وقت دو طریقوں سے ہو کہ عکس بھی نظر آئے اور اندرونی آواز بھی سنائی دے۔ ابھی جیسا کہ ذکر کیا تھا بے ساختہ تحریر کا تو یہ بھی ٹیلی بیٹھی کا ایک کرشمہ ہے کہ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو

اس طریقے سے پیغام وصول کرنے میں خاصی مہارت رکھتے ہیں اس سلسلے میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں کہ ایک شخص جو کہ ڈبلیو ای بیٹر سے سینکڑوں میل کے فاصلے پر رہائش پزیر تھا۔ ڈبلیو ای بیٹر نے اسے ایک پیغام بھیجا بذریعہ ٹیلی بیٹھی تو اس شخص نے بے اختیار اور بے ساختہ طور پر اسے لکھا۔ بعد میں جب وہ شخص ڈبلیو۔ ای بیٹر سے ملا تو اس نے وہ پیغام جو کہ کانڈ پر لکھا تھا بیٹر کو دکھایا۔ یعنی ان واقعات سے اور اس قسم کے بیشتر واقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہمارے شعور کا ایک حصہ ہر وقت پر اصرار طور پر اور مجبوزانہ طریقے سے سرگرم عمل رہتا ہے جس کا ہمیں قطعی کوئی علم نہیں ہوتا اور وہ اپنے کوششے دکھاتا چلا جاتا ہے۔

پیر رجم قرما ○ آمین

عامل اور معمول کے درمیان فاصلہ

قبل اس کے کہ مضمون کی تفصیل میں جائیں یہ جان لینا نہایت ضروری ہے کہ عامل اور معمول کے درمیان فاصلہ کتنا ہونا چاہئے۔ اس سے پہلے بھی ہم بتا چکے ہیں کہ ٹیلی بیٹھی کے کامیاب تجربات کے لئے عامل اور معمول میں قربت کا احساس نہایت ضروری ہے۔ ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی میں فاصلے کا قصین بے حد ضروری ہے ہم نے بتایا تھا کہ پیغام بھیجنے والا اگر یہ سمجھے کہ جسے اس نے پیغام بھیجتا ہے وہ اس کے بالکل قریب ہے تو پھر ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی میں کامیابی 100 فیصد ہے اب ہم آتے ہیں فاصلے کی طرف کیونکہ فاصلے کا تصور ٹیلی بیٹھی کے تجربات پر بہت اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ ایک مسلہ حقیقت ہے کہ اس روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگ یہ بات شدت سے محسوس کرتے ہیں کہ دوسری اشیاء اور ان کے وجود کے درمیان ایک فاصلہ حاصل ہے یہ سوچنا اگرچہ فطری چیز ہے تاہم اگر ہم فاصلے کے متعلق اس پہلو کو بالکل نظر انداز کر دیں تو اس ارض پر زندگی بحال ہو جائے پس یہ ہماری عادت بن گئی ہے کہ ہم اس مادی دنیا میں موجود فاصلے کے اس تصور کو انسان

کی نفسی دنیا کے فاصلے سے مربوط کر دیتے ہیں۔ اور ہم نے اپنی ہستی کو ایک خول کے اندر قید کر لیا ہے کہ ہمارے وجود کا دیگر تمام اشیاء سے کوئی تعلق واسطہ نہیں لیکن ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی سے ہمارے وجود کا تمام اشیاء سے رابطے ہونے کا احساس بیدار ہوتا ہے۔ اور دوسرے نفسی علوم کا تجربہ ہونے کے بعد ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہماری ذات کا دوسرے جانداروں کے ساتھ ایک رابطہ ایک تعلق قائم ہے۔ لیکن جب ہمارے اندر اگر یہ بیدار ہوگی کہ ہمیں پیغام وصول کرنے اور پیغام بھیجنے والے کے درمیان ایک فاصلہ حاصل ہے تو ہمارا یہ یقین رست کا پھاڑ ثابت ہوگا اور یہ نہ صرف پیغام رسانی کے تجربات پر شدت سے اثر انداز ہوگا بلکہ دیگر تمام مشقوں میں رکاوٹ ثابت ہوگا اس کے ساتھ ساتھ فاصلے کی موجودگی کے احساسات سے ہمارے ذہن میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا ہوں گے۔ مثلاً "کہ بغیر کسی مادی واسطے کے ہمارا پیغام بھلا اس تک کیسے پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ یہ شکوک و شبہات اس یقین کا خاتمہ کر دیتے ہیں جو ٹیلی بیٹھی کے کامیاب عمل کے لئے ضروری ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ ہمارا تحت الشعور ہمارے شعور کے اشارے پر چلنے کے لئے بالکل تیار رہتا ہے لہذا جوئی شعور میں فاصلے کی موجودگی کا احساس پیدا ہوتا ہے تو یہ ایک لازمی چیز ہے کہ اس کا اثر تحت الشعور پر پڑتا ہے اور یوں ٹیلی بیٹھی کا تجربہ ناکامی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جب ہم یہ تصور کریں کہ پیغام وصول کرنے والے ہمارے قریب

ہی موجود ہے تو ہمارے اس یقین کی طاقت سے ہمارا شعور اور تحت
الشعور بھی متاثر ہوتا ہے اور ٹیلی پیٹھی کا تجربہ کامیابی سے ہکتا رہتا
ہے جب ہم ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی میں کامیاب ہونے لگتے ہیں
تو قریب اور دور کا سارا تصور ایک شکل اختیار کر لیتا ہے ہم ایک نئے
انداز سے سوچتے ہیں اور اس مادی بندھنوں سے ہمارے ذہن کو نجات
نصیب ہوتی ہے۔

ٹیلی پیٹھی کی مشقیں تواتر سے کریں

مستقل مزاجی سے ٹیلی پیٹھی کی مشقیں کرنے سے انہماک
آدی بھی یعنی انداز سے کامیاب ہو سکتا ہے یہ بات بالکل آزمائی ہوئی
ہے۔ پچھلے ابواب میں ہم نے ان تمام شرائط پر اب تک روشنی ڈال دی
ہے جو ٹیلی پیٹھی کی کامیابی کی بنیادی کڑیاں ہیں۔ کچھ مزید شرائط بھی ہیں
جو اس عمل پر اثر انداز ہو سکتی ہیں جلی شرط جو کہ بنیادی چیز ہے وہ
یہ کہ ہمیں ٹیلی پیٹھی کے تجربات تواتر سے اور ایک باقاعدہ نظام کے تحت
اختیار کرنے چاہئیں تجربے کے بعد ان حاصل کردہ نتائج کو فوراً تحریر کر
دینا ضروری ہے کیونکہ اس مقابلے کو اگر التواء میں ڈالا جائے تو آنے
والے تجربات کا موازنہ کرنا بے حد مشکل ہو گا اکثر لوگوں کا حافظہ کمزور
ہوتا ہے یا کسی وجہ سے وہ حاصل کردہ نتائج کو بھول جاتیں تو اس سے
ان کے لئے بعد میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ لکھتے وقت آپ بعض
باتوں کو زیادہ اہمیت دے سکتے ہیں اور بعض کو کم۔ لیکن اگر آپ ٹیلی

مرچو

لے مالک کل میرے والدین پر

یتیمی کے تجربات انسان کی عجیب و غریب اور کرشمہ ساز اور معجزانہ صلاحیتوں کو جاننے کے لئے کر رہے ہیں تو بے شک آپ ہماری بتائی ہوئی شرائط کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ اکثر لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ہمارا بتایا ہوا یہ نظام تو نہایت مشکل اور پیچیدہ ہے تو کاش ایسا ہو کہ کسی جگہ بیٹھ جائیں یہ خواہش کریں کہ دوسرا شخص ہمارا پیغام سن رہا ہے اور یوں پیغام ان کے ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل ہو جائے گا اور یوں ہماری بتائی ہوئی تجویزوں پر کسی طرح عمل نہ کرنا پڑے جو ٹیلی یتیمی کی یقینی کامیابی کے لئے ہم نے بتائی ہیں تو یہ ان کی خام خیالی ہے۔ بھی ٹیلی یتیمی کوئی الہ دین کا چراغ تو ہے نہیں کہ بس رگڑا اور جن حاضر اس کے لئے تو محنت لگن مستقل مزاجی، توازن کے ساتھ مشقین کرنا ضروری ہیں ہمیں انسان کو کامیابی ہوتی ہے ہاتھ پیر ہلانے بغیر تو کبھی کسی کو مدنی بھی نصیب نہیں ہوتی تو ٹیلی یتیمی تو پھر ایک علم ہے۔ لہذا چاہئے کہ ہماری بتائی ہوئی شرائط پر عمل کریں کیونکہ یہ شرائط اس شعبے میں عملی تجربات کا نتیجہ ہیں۔

ماحول کا سازگار ہونا

ٹیلی یتیمی میں کامیابی کے لئے جہاں مستقل مزاجی، توازن کے ساتھ مشقین اور باقاعدہ نظام کی ضرورت ہے وہیں پر اس بات کی قدرت بھی شدت سے ہوتی ہے کہ نہ صرف تمام کئے گئے تجربات کو باقاعدہ تحریری طور پر نوٹ کیا جائے بلکہ موہی تقریرات کو بھی نوٹ کرنا ہے حد ضروری

ہے جیسے چاند کا چھوٹا بڑا ہونا۔ موہی حالات کہ کہیں بارش تو نہیں ہوتی یا بادل تو نہیں چھائے ہوئے ہوا کی رفتار کیسی ہے کرج چمک تو نہیں وغیرہ ان چیزوں کو بھی نوٹ کر لیتا چاہئے۔

یہ ایک حقیقت ہے جسے کسی طور پر بھی نہیں جھٹلایا جا سکتا کہ موہی حالات کی کیفیات اور ان میں تغیر و تبدل انسان پر کمرے نقوش مرتب کرتے ہیں۔ چونکہ ان باتوں کا اثر انسان پر براہ راست پڑتا ہے لہذا موہی کیفیات کا کیا اثر انسان کی نفسی صلاحیتوں پر پڑتا بھی ایک لازمی چیز ہے۔ مثلاً چاند کی کیفیت کا جہاں انسان پر اثرات مرتب ہوتے ہیں وہیں پر سمندر میں موجز کا بھی سبب بنتا ہے۔ اسی طرح موہی تبدیلی سے انسان کی جذباتی کیفیت پر کسی طرح کے تقریرات پیدا ہو سکتے ہیں جو کہ بعد میں ٹیلی یتیمی کے تجربات پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ جس سے حسب منشا نتائج کا برآمد ہونا شامل ہے۔

ٹیلی یتیمی کے تجربات میں بیرونی مداخلت

ٹیلی یتیمی کے تجربات کے دوران اس چیز کا خیال رکھنا ہے انتہا ضروری ہے کہ وہاں کسی قسم کا شور شراب نہ ہو اس کے علاوہ جہاں آپ بیٹھے ہوں اس کمرے کو دیکھیں آیا وہ زیادہ گرم یا حد سے زیادہ ٹھنڈا تو نہیں یا کوئی ایسی چیز تو وہاں موجود نہیں جو آپ کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا سکے۔ جیسے اگر وہاں کلاک لگا ہوا ہے تو اس کی سوئی کی ٹیک ٹیک آپ کی توجہ اور یکسوئی ختم کر سکتی ہے۔ یہ چیز بھی دیکھنی چاہئے کہ آیا

عالم اور معمول آرام کی حالت میں ہیں یا نہیں اس کے تجربات کے لئے یہ بھی ضروری ہے تجربات کے لئے آرام وہ کرسیاں استعمال ہوں اگر کرسی سخت اور تکلیف دہ ہوگی تو آپ مسلسل پہلو بدلیں گے اور آپ اس یکسوئی سے کام نہیں کر سکتے جو کہ بنیادی ضرورت ہے اور ایسا بھی نہ ہو کہ کرسی اتنی آرام دہ ہو کہ جو بھی بیٹھیں آدمی اس کے اندر دھنس کر رہ جائے کیونکہ کرسی کو نہ اتنا سخت ہونا چاہئے کہ باعث تکلیف ہو اور نہ اتنی آرام دہ کہ تجربات کے دوران آپ سو جائیں اس کے علاوہ مشقوں کے دوران ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنیں کیونکہ تنگ کپڑوں کی وجہ سے انسانی ذہن واپس اپنے وجود کی طرف لوٹ آتا ہے۔

ٹیلی پیٹھی کے تجربات کے دوران عالم اور معمول کی ذہنی کیفیت



یہ نہایت ضروری ہے کہ دوران تجربات عالم اور معمول ذہنی و جسمانی طور پر مکمل پرسکون رہیں۔ جذباتی انداز سے بھی ان کا پرسکون رہنا بہ انتہا ضروری ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تجربات یا مشق شروع کرنے سے تھوڑی دیر پہلے کسی موضوع پر ان کی گہرا گرم بحث ہوگی ہو اس سے ان کا ذہن انتشار کا شکار ہوتا ہے جس سے وہ نتائج نہیں نکلتے جن کی امید کی جاتی ہے ایک چیز یاد رکھنے کی ہے کہ اگر ذہن تھکا ہوا ہوگا تو نفسی طاقت خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر سکے گی۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جذباتی تنگی کے باعث اگر کوئی ٹیلی پیٹھی کی صلاحیت بیدار کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کامیابی کی صورت میں اصل پیغام معمول تک پہنچنے کی بجائے جذباتی کیفیت یا خیالات اس تک پہنچ جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ بھی ٹیلی پیٹھی کا ہی کرشمہ ہے جس پر آپ کی

مِرْجُو

اے مالکِ کل میرے والدین پر رحم فرما آمین

گرفت ہر حال نہیں کیونکہ ہمارا مقصد آپ کے صحیح پیمائش کو دوسروں تک پہنچانا ہے۔ نہ کہ آپ کی اس جذباتی کیفیت کو جس کا آپ شکار ہوئے ہیں۔ لہذا جب آپ ٹیلی بیسی کی مشق شروع کریں تو اس چیز کا بھی خیال رکھیں کہ آپ ذہنی و جذباتی طور پر ہر سکون ہوں تاکہ صحیح انداز سے پیغام رسانی کا عمل پورا ہو سکے کیونکہ اگر عامل اور معمول کی ذہنی و جذباتی حالت پر سکون اور نارمل نہ ہوگی تو تجربات میں غلط پڑے گا اور یہ ہو سکتا ہے۔

رب العزت کا فرمان ہے کہ ”ما یوسئ گناہ ہے“ لہذا ٹیلی بیسی کے تجربات میں اگر پہلی مرتبہ ناکامی ہوتی ہے تو بجائے اس کے کہ آپ مایوس ہو کر بیٹھ جائیں آپ کو چاہئے کہ نئے عزم اور دلولے کے ساتھ نئے سرے سے مبرواستقلال اور جوانمردی سے دوبارہ تجربات کا آغاز کریں؛ ہمارے سامنے بے مثال ایسی مثالیں ہیں جو بار بار ہمت کر کے آگے بڑھتے رہے مگر ناکامی ہوتی رہی مگر آخر کار کامیابی ان کا مقدر بنی لہذا مبرواستقلال اور بلندی سمیت بنیادی شرائط ہیں جو لوگ نفسی علوم کی مشق کرنا چاہتے ہیں انہیں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ مبرواستقلال کامیابی کی پہلی کڑی ہے کوئی بھی شخص دو یا تین مرتبہ مشق کر کے کامیابی کی امید نہیں رکھ سکتا اس کے لئے مسلسل محنت اور انھک

مرچو

الح مالک کل مئیرے والدین

آئیے اور آپ بھی کرشنے دکھائیں



ان حضرات کو کہ جو بار بار کوششوں سے ہمت ہار بیٹھے ہیں اور جن کی سوچ کا رخ اب حتیٰ مسد چلے گا ہے اور جو اچھے بیٹھے بدھونی کی باتیں کرنے لگے ہیں اور جو ٹیلی بیٹھی جیسے علم کو کھبا و شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں انہیں یہ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ یہ کائنات ہر سا برس کی ترقی کے بعد یہاں تک پہنچی ہے کوئی وقت تھا کہ انسان جنگلوں میں وحشیوں کے روپ میں رہتا تھا مگر آج وہ اتنا منذب ہے کہ وحشی انسان اگر اسے دیکھ لے تو کسی اور سیارے کی مخلوق سمجھ بیٹھے۔ اور انسان شروع سے ہی اپنی ارتقائی منازل کو طے کرتا چلا آ رہا ہے جیسے ڈارون کی تصویروں سے کہ انسان کی موجودہ شکل اس کی ترقی یافتہ ترین شکل ہے یہ اور بات ہے کہ آپس کی باہمی منافرت نے ہمارے ظاہر و باطن کو تہذیب کر کے رکھ دیا ہے۔ مغالوت کے گرداب میں ہم اس بری

موجودہ بنیادی چیز ہے۔ اکثر ہمیں بتایا جاتا کہ جناب 3 یا 4 مرتبہ مشق کی مگر خاطر خواہ کامیابی نہیں لی لہذا وہ حضرات ٹیلی بیٹھی کو شکلی النظر سے دیکھتے ہیں لہذا ان کے لئے میرا مشورہ ہے کہ آئیے اور ہمارے ساتھ ہوئے اصولوں پر عمل پیرا ہوں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کیسے کامیاب نہیں ہوتے۔



مر

اے مالک کل میرے والدین

طرح سے پھنس چکے ہیں کہ ہمارے چہرے تھڑے ہوئے ہیں۔ اپنے پرانے کی پہچان ہم میں باقی نہیں رہی۔ اگر کوئی انسان طاقتور ہے تو دوسرے مظلوم انسان پر ظلم کرتا ہے خیر یہ تو ہمیں عام سی باتیں آپ دوبارہ اپنے مضمون کی طرف چلنے ہیں۔ تو بات ہو رہی تھی ترقی یافتہ ممالک کی لہذا جس طرح مختلف مادی اشیاء کو محسوس کرنے کے لئے ہمارے جسمانی اعضاء ہیں اسی طرح ہماری بعض غیر مادی اعضاء بھی ہیں جن کے ذریعے ہمارا ذہن بعض غیر مادی ذرائع سے حاصل ہونے والے آثار کو بھی قبول کرتا ہے لہذا ہمارے مادی حواس جن کے ذریعے ہم محسوس کرتے ہیں مادی اشیاء کو پہچانتے ہیں فوراً مثلاً تک نہیں پہنچتے بلکہ انہیں بھی کچھ عرصہ لگا ہے چنانچہ یقین کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ ہر انسان میں کرشمے اور معجزے دکھانے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ مگر وہ خواہ مخواہ حالت میں ہے لہذا یہ اس شخص پر منحصر ہے کہ وہ اسے کتنا بکرتا ہے اور ایسا صرف مشقوں سے ہی ممکن ہے جتنی آپ جدوجہد کر کے میرا ایمان ہے آپ کو اس کا اجر ضرور ملے گا لہذا مایوسی کی بجائے حقیقت پسند بننے ہوئے محنت کیجئے اور خود کو اس بیج پر لے جائیں آپ باقاعدہ ٹیلی جینیٹک بن سکیں۔

صلاحیتیں کس طرح بڑھ سکتی ہیں

یہ عام قسم کی بات ہے کہ اگر ظلم کو خرچ کیا جائے تو یہ اتنا بڑھتا ہے۔ بالکل یہی مثال صلاحیتوں پر بھی صادق آتی ہے یعنی آپ

صلاحیتوں کو جس قدر خرچ کریں گے یہ اسی مقدار سے بڑھیں گی اگر آپ دماغوں میں جائیں تو ان کی دور کی نظر بنے حد تک ہوتی ہے یہ بہت ایک شہری آدمی لگے کیونکہ شہروں میں رہنے والے بلند و بالا عمارتوں کی وجہ سے دور نہیں دیکھ پاتے اور آہستہ آہستہ ان کی دور دیکھنے کی صلاحیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے بالکل یہی حال ان تمام طبی علوم کا ہے جس مقدار سے آپ انہیں استعمال کرتے ہیں یہ اسی رفتار سے بڑھتے ہیں لہذا صلاحیتیں بڑھانے کے لئے آپ کو مشقوں کی عادت ڈالنا ہے حد درجہ اس سے آپ کی یہ صلاحیتیں نہ صرف بڑھیں گی بلکہ نئے نئے تجربات سے آپ کو مزید پہنچی ہوگی اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ آیا اس طرح سے یہ معلوم کیا جائے کہ کوئی شخص ٹیلی پتھسی کے ذریعے نام وصول کرنے کے مسئلہ میں زیادہ حساس ہے یا نہیں تو صاحب جیسا کہ پہلے بتایا کہ ایسا صرف مشقوں سے بار بار کے تجربات سے ہی ممکن ہے۔

درونی مداخلت

ایک چیز کا ذکر دوبارہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ ہے کہ درونی کیفیات یا درونی مداخلت سے ٹیلی پتھسی کے تجربات پر خاصا کرا اثر مرتب ہوتا ہے۔ درونی مداخلت کی مد میں ہر وہ چیز آ جاتی ہے جس سے انسانی ذہن و جسم متاثر ہوں جیسے سوچ۔ چاند۔ فضاء۔ موسم، ہوا وغیرہ اور عامل اور معمول کی اندرونی کیفیات جو کہ جذباتی بھی ہو سکتی ہیں یہ وہ عوامل ہیں جن سے

دوران تجربات ٹیلی پتھی کا طالب علم متاثر ہو سکتا ہے۔ اور بعض اوقات تو ان کی وجہ سے تجربات ناکام بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ یوں ہوتا ہے کہ طبیعت ان کی عادی ہوتی چلی جاتی ہے اور بیرونی کیفیات کا اثر قبول ہونا شروع ہو جاتا ہے اور ٹیلی پتھی کے تجربات پر ان کے حقیقی اثرات کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ بیرونی کیفیات کے انسان پر بڑے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جیسے چاند کو ہی لہجے کہ یہ بھی انسان پر اپنے گہرے اثرات رکھتا ہے جیسے چاندنی راتوں کو طبیعت روحانی سی ہو جاتی ہے حتیٰ کہ چودھویں کا چاند سمندر میں موجز تک پیدا کر دیتا ہے اسی طرح دوسرے موسم بھی اپنا اثر رکھتے ہیں جیسے بہار میں عجیب سی سرت اور طبیعت کھلی کھلی رہتی ہے ان سب باتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بیرونی اثرات کا انسانی زندگی پر اثر ایک زندہ حقیقت ہے اور اس سے جہاں انسانی شعور اور ذہن متاثر ہوتے ہیں وہیں پر تجربات پر بھی ان کے گہرے نقوش مرتب ہوتے ہیں۔ اس کا صرف ایک ہی حل ہے اور وہ ہے مسلسل اور لگاتار مشقیں اور ان پر قابو پایا جا سکتا ہے اور پھر ایسا وقت بھی آتا ہے کہ یہ تمام کے تمام بیرونی اثرات آپ پر کوئی اثرات نہ مرتب کر سکیں گے تاہم اس بات کو نظر انداز کر دینا واقعی ایک بہت بڑی غلطی ہوگی اور اس سے آپ کی طبیعت میں یقیناً "بیجان" سا اور لاشعلی سے پائی جائے گی کہ اگر آپ اس چیز کو نظر انداز کریں کہ شروع شروع میں ٹیلی پتھی

کے طالب علموں کو ان کے اثرات متاثر کریں گے لہذا بد دل ہو کر بجائے اس کے کہ آپ مشقیں چھوڑ دیں آپ کو چاہئے کہ مستقل مزاجی سے اپنی مشقیں جاری رکھیں۔ اور دل برداشتہ ہونے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں۔ مسلسل مشقوں سے آپ اس پر قابو پا سکیں گے۔



مَرْخُو

پَر رَحْمَ فَرَمَا..... اَمین

ایک شخص کا دوسرے شخص سے روحانی تعلق

اکثر و بیشتر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک شخص کا کسی دوسرے شخص سے اتنا روحانی تعلق ہوتا ہے کہ ان کے خیالات اور احساسات بغیر کسی مادی تعلق یا واسطے کے دوسرے شخص تک منتقل ہو جاتے ہیں۔ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہوتا ہوگا کہ جوئی آپ نے کسی کو یاد کیا وہ دم کی طرح آپہنچا۔ اور آپ مذاق کہہ دیتے ہیں کہ یار تو تو شیطان کی طرح نازل ہوا ہے وغیرہ یا یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ جو بات کہنے کا ارادہ کرتے ہیں تو دوسرا وہی بات کر دیتا ہے۔ اور آپ جھٹ سے کہتے ہیں کہ یار تو نے تو میرے منہ سے بات جھین لی ہے یا دل کی بات کہہ دی یا آپ خطرہ محسوس کریں تو خطرہ نازل ہو جائے وغیرہ یہ ایسے غیر معمولی واقعات ہوتے ہیں جن کا تعلق ٹیلی پیتھی سے ہوتا ہے۔ اور ان لوگوں میں خدا واد ملائحتوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ لہذا ان لوگوں کے لئے ہمارا مشورہ ہے کہ وہ ہمارے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر اپنی ملائحتوں کو ختم ہونے سے بچائیں۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ دو افراد میں اتنی گہری محبت اور جذباتی وابستگی ہوتی ہے کہ ایک شخص جو بات یا دکھ یا خوشی محسوس

کرتا ہے دوسرے کو ملیں دور بیٹھے معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل میں یہ سب ذہنی و جذباتی ہم آہنگی کا نتیجہ ہے۔ اور ٹیلی پیتھی کے مجرے ہیں۔



پیر رحم فرما۔۔۔۔۔ آمین

ٹیلی پیٹھی کے لئے موزوں عامل اور معمول

جب آپ ٹیلی پیٹھی کے تجربات کرنے لگیں تو یہ خوبیاں ضرور دیکھ لیں کہ آیا یہ تمام یا ان میں کچھ خوبیاں ان میں پائی جاتی ہیں۔ تو زیادہ مفید ثابت ہوں گے ورنہ نہ پہلے یہ خوبیاں اجاگر کرنا ہوں گی جب تجربات کی کامیابی کے چانسز (CHANCES) کا امکان ہے مثلاً یہ کہ عامل اور معمول میں ذہنی ہم آہنگی اور جذباتی تعلق پایا جاتا ہو۔ مہرین کے مطابق کہ اگر دو افراد میں جذباتی تعلق ہوگا تو وہاں ٹیلی پیٹھی خود بخود جنم لے گی۔ آپ کو چاہئے کہ ایسے افراد کا انتخاب کریں جن میں ہم آہنگی ہو اس کے لئے آپ کو ایک تجربہ چاہنا ہوں کہ آپ چند افراد کو لیں ان میں سے کچھ عامل اور کچھ معمول بنائیں لہذا اس طریقے کی مدد سے جس کا ذکر ہم نے پہلے بھی کیا اس کے مطابق یہ معلوم کریں کہ پیغام بھیجے یعنی عامل کے ساتھ کونسا معمول بہتر رہے گا۔ اس کے لئے آپ کو کوئی دشوری نہیں ہوگی بلکہ آپ خود بخود یہ پتہ چلا لیں گے کہ کون کس کے ساتھ بہتر ہے گا لہذا ایک جواز آپ کے منتخب شدہ افراد پر مشتمل ہوگا اس کے بعد باقی بچے ہوئے افراد کو اسی کٹے کی مدد سے جوڑوں میں تقسیم کریں یہ جوڑے یقیناً پہلے جوڑے کی نسبت کم حساس ہوں گے اب ان بتائے ہوئے جوڑوں پر آپ ٹیلی پیٹھی سے متعلق تحقیق

شروع کریں لہذا آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ پہلا جوڑا زیادہ کامیاب جا رہا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دوسرا جوڑا ناکام ہو چکا ہے بلکہ ہم نے بارہا تذکرہ کیا کہ مشقوں سے وہ بھی اسی گینج تک پہنچ سکتے ہیں لیکن اس کے لئے مسلسل محنت اور انتھک جدوجہد کی اثر ضرورت ہے کیونکہ ماہرین کے مطابق کہ ہر آنے والا شخص سب کچھ سیکھ کر نہیں آتا بلکہ معاشرے سے حاصل کرتا ہے لہذا اپنی کوششوں اور مشقوں سے دوسرا اور تیسرا جوڑا بھی پہلے جوڑے کی طرح کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

مسائل سے ٹیلی پیٹھی کے تجربات میں منفی رجحان

اگر دوران تجربات آپ تساہل یا بورت کا شکار ہوں گے تو اس سے بھی یقیناً تجربات پر منفی اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ جب ذہنی ہم آہنگی نہ ہوگی اور آپ کی دلچسپی کا کوئی پھلو نہ پایا جائے گا تو یقیناً آپ کو تجربات سے رتی بھر فائدہ نہیں ملے گا یہ بات بھی مشاہدہ میں آئی ہے کہ کچھ لوگ ہر چیز سے جلد آتا جاتے ہیں۔ جس سے اللہ کی صلاحیتیں مٹھنا شروع ہو جاتی ہیں جب تجربات یا مشقیں برداشت سے باہر ہو جائیں مگر آپ زبردستی گئے رہیں تو اس سے غلطیاں شروع ہو جاتی ہیں جس کا بجائے فائدہ کے نقصان ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

ٹیلی پیٹھی کے تجربات میں کامیابی کے لئے

ضروری ہدایات

1- طویل نشست بجائے فائدے کے نقصان کا سبب بن جاتی ہے۔ لہذا ٹیلی پیشی کے تجربات کے دوران یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نشست مختصر ہو۔ یعنی اس کا مطلب ہے کہ جب آپ تجربہ شروع کرنے بیٹھیں تو برتر ہو کر آپ اسے ختم کرنے کا نام ہی نہ لیں اس کا فائدہ ہونے کی بجائے نقصان ہوگا وہ ایسے کہ آپ پھر آتا جائیں گے اور یوں آپ کی دلچسپی کم ہوتی چلی جائے گی۔

2- کوشش کریں کہ پیغام رسانی کے دوران پیغام مختصر اور دلچسپ ہو ان دو باتوں پر اگر آپ عمل کرتے ہیں تو میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ جب دو افراد کے درمیان رابطہ استوار ہو جائے تو پھر پیغام رسانی میں کامیابی کی شرح زیادہ آدھ ناکامی کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ اور پھر ایسا وقت بھی آتا ہے کہ وہ باتیں جو شروع میں ناکامی کا سبب بنی تھیں بعد میں کم ہوتے ہوئے ختم ہو جاتی ہیں۔ یعنی کہنے کا مطلب یہ کہ رابطہ استوار ہو جانے کے بعد جذباتی اور دوسری رکاوٹیں جن کا پہلے ذکر کیا تھا ختم ہو جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ نفسی یا روحانی رابطہ باقاعدہ استوار ہونے کے بعد معلوم ہو جاتا ہے کہ جذباتی اور دوسری رکاوٹیں کس انداز سے ٹیلی پیشی کے تجربات پر اثر انداز ہوتی ہیں لہذا ان رکاوٹوں کا تدارک ممکن ہو جاتا

ہے۔ دلچسپی کا پہلو بھی پیغام رسانی میں بے حد ضروری ہے۔ مثلاً "اگر آپ معمول کو جمع یا ضرب یا تقریق کے سوال کرواتے شروع کریں تو نہ صرف آپ بور ہو جائیں گے بلکہ معمول بھی بوسخت کا شکار ہو جائے گا اور نتیجے کے طور پر اس کے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں اور یہ چیز نہایت نقصان دہ ہے کیونکہ توجہ کا ایک جگہ مرکوز رہنا ہی ٹیلی پیشی کی اصل بنیاد ہے۔

مراقبہ کن مکتوبات پر رحم فرما۔۔۔۔۔ آمین

ٹیلی بیسی کے ذریعے پیغام بطور تصویری عکس



اس چیز کا ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ پیغام رسانی میں تحت الشعور کا کردار ادا کرتا ہے اور کس طرح شعور تک پیغام پہنچاتا ہے اور شعور تک پیغام پہنچنے کے لئے ٹیلی بیسی کا ایک باقاعدہ عمل پورا ہو جاتا ہے۔ تحت الشعور جو کہ ذہن کا ایک تجریدی حصہ ہے تصورات کو قبول کرنے کی بجائے ان تصورات کی تصویری شکل کو عمل قبول کرتا ہے۔ لہذا یہ کہنا کسی طور غلط نہ ہوگا کہ دماغ کا یہ حصہ تصویری شکل میں پیغام وصول کرنے میں زیادہ مستعد ہوتا ہے۔ یہاں پر جو تجریدی تصورات کا ذکر کیا ہے تو اس کا تصور سامعہ بیان کرتا چلوں کہ تجریدی تصورات سے آخر مراد کیا ہے؟

تجریدی تصورات سے مراد وہ شکل ہے جو تصویری شکل اختیار کرنے سے قاصر ہے یعنی آزمی ترجمی لکیریں جیسے تجریدی آرٹ سکولائی ہیں لہذا پہلے آپ اپنے پیغام کی ایک واضح شکل اپنے ذہن میں بنائیں یعنی انہیں

ایک ترتیب سے ذہن میں متعین کریں اور پھر انہیں پیغام رسانی کے ذریعے معمول کے ذہن میں پہنچائیں۔ یہاں پر جب ہم تصویری عکس یا شکل کا ذکر کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ احساساتی تصاویر جو ہمارے حواس خمسہ مثلاً "چھونے" یا محسوس کرنے کی حس اور دیکھنے سننے بولنے کی حس وجود میں آتی ہیں اگر اس میں ان احساساتی تصاویر سے ایک سے زیادہ یعنی یک وقت ہم کئی ایک حسیں شامل کر کے پیغام بھیجیں گے تو اس میں خاصی وقت پیش آئے گی۔

ارتکاز توجہ

ارتکاز توجہ یا توجہ مرکوز کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ اس تسلسل کے ساتھ کسی چیز پر اپنی توجہ مرکوز کریں کہ آپ کے خیالات ادھر ادھر نہ بھٹکنے پائیں اور آپ کی توجہ مانوائے اس چیز کے جس پر کہ آپ کی توجہ مرکوز ہے ہر طرف سے یکسر بے خبر ہو یعنی آپ اپنی تمام ذہنی قوتوں کو صرف ایک جگہ جمع کر دیں۔ ماہرین ٹیلی بیسی اگرچہ یہ کہتے ہیں کہ ارتکاز توجہ کے لئے شروع میں آسان شکلیں منتخب کرنی چاہئیں جیسے مربع۔ ٹکون۔ وغیرہ پھر ان شکلوں پر زیادہ سے زیادہ دیر توجہ مرکوز کریں۔ لیکن میں اس کے متعلق مختلف رائے رکھتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ جو کہ ایک طویل جدوجہد اور مسلسل مشقوں سے بنا ہے وہ یہ کہ اس طریقہ کار پر عمل کرنے والا شخص بور ہو جاتا ہے اور اس کی یکسوئی ختم ہو جاتی ہے خود میرے ساتھ یہ ہی ہوا تھا چنانچہ جس وقت پوریت پیدا ہوتی ہے اس

وقت توجہ میں کیوں ختم ہو جاتی ہے اور ٹیلی بیٹھی کی مشقیں خاطر خواہ فائدہ نہیں دیتی ایسی صورت حال میں یہ کہنا کسی طور غلط نہ ہوگا کہ جب آپ توجہ مرکوز کرنے کے لئے کسی چیز کا انتخاب کریں تو اس چیز کا جتنی الوہیت خیال رکھیں کہ اس چیز کو دلچسپ عناصر سے لبریز ہونا چاہئے۔ اس چیز کے ہمراہ ایک اور بات جس کی اہمیت سے قطعاً انکار نہیں کیا جاسکتا ہے وہ یہ کہ احساساتی تصویر پر بھی توجہ مرکوز کرنی چاہئے کیونکہ جمالیاتی حس ایک ایسی چیز ہے کہ ہر ذی روح اس سے لطف اندوز ہوتا ہے اور ایسی چیز پیغام رسانی کے لئے مدد فراہم کرتی ہے۔ جیسے گلاب کا پھول ایسی چیز ہے جس کا تصور ہر انسان کے ذہن میں ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی عامل کے ذہن میں پھول کی تصویر کے ساتھ ساتھ اس کی پتیوں کے رنگوں، اس کی خوشبو اور اس کے کانٹے کی چھین کی بھی تصویر ہونی چاہئے یعنی کئے سے مراد ہے کہ ہر پہلو عامل کے ذہن میں ہونا نہایت ضروری ہے جیسی کامیابی کے امکانات ہو سکتے ہیں۔

کامیابی کے لئے فضولیات نہیں ہونی چاہئیں

ٹیلی بیٹھی کے کامیاب تجربات کے لئے اس بات کا ذہن میں ہونا اور اس پر یقینی انداز میں عملدرآمد نہایت ضروری ہے کہ چیزوں کو ان کے پس منظر سے علیحدہ کریں ورنہ آپ کا خیال صحیح انداز میں معمول کے ذہن میں منتقل ہونا وقت آمیز ہوگا جیسے آپ چاہتے ہیں کہ آپ ایک پھول کی تصویر کو معمول کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر اسے

اس کے پس منظر سے الگ نہیں کریں گے تو اس پھول کے ساتھ ساتھ اس کے کانٹے، شبنیاں یا اس کے گرد کی خاردار جھاڑیاں یا کوئی اور پودا بھی اگر موجود ہے تو وہ بھی معمول کے ذہن میں منتقل ہو جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ اپنے تجربہ میں ناکام رہے ہیں لہذا تجربہ کے دوران صرف وہی چیز قابل استعمال لائیں جس کا معمول کے ذہن میں پہچانا مقصود ہو نہ کہ ایسا ہو کہ پورے کا پورا پودا اس کے گردا گرد کی جھاڑیاں اور دوسرے فضولیات معمول کے ذہن میں منتقل ہو جائے۔ اس طریقہ سے اگرچہ ٹیلی بیٹھی کے تجربہ پر تو کوئی آج نہیں آتی البتہ غیر ضروری چیزیں ضرور معمول کے ذہن میں منتقل ہو جاتی ہیں جو کہ اصل تجربہ کے سراسر مسمیٰ ہیں۔

اب آپ یہ سوچیں گے کہ اصل تصویر کو اس کے پس منظر سے جیسے جدا کیا جاسکتا ہے یہ کس طرح ممکن ہے۔ اس کے لئے آپ بالکل وہی طریقہ استعمال کر سکتے ہیں جو کہ ایک مصور کرتا ہے یعنی آپ صرف اسی چیز پر اپنی توجہ مرکوز کریں جس کا دوسرے کے ذہن میں پہچانا مقصود ہو۔ یا یوں کریں کہ ایک گتہ یا کوئی سفید کاغذ لے کر اس میں ضرورت کے مطابق سوراخ کر کے تصویر کے اوپر اس طرح رکھیں کہ صرف تصویر ہی اس سوراخ سے واضح انداز میں نظر آئے جیسے آپ نے ٹیلی بیٹھی کے ذریعے دوسرے انسان میں منتقل کرنا ہے۔ ان بیان کئے گئے اسباق میں ہم نے ان تمام ضروری تفصیلات کا نہایت خوبصورت اور مختصر طریقہ سے

ذکر کیا ہے جن پر عمل کے بغیر ٹیلی پیٹھی کے تجربات میں کامیابی ممکن نہیں۔

عورتوں کے متعلق ماہرین کی رائے

ٹیلی پیٹھی کے ماہرین کے مطابق کہ عورتیں زیادہ تر مردوں کے مقابلے میں جلد پیغام وصول کر لیتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں پیغامات وصول کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ ایک چیز کا یہاں ذکر کرنا نہایت ضروری سمجھوں گا کہ پیغام رسائی کے لئے جنس کی کوئی قید نہیں کیونکہ پیغامات آپ نے ذہن سے اور توجہ مرکوز کر کے بھیجے ہیں اور انہیں وصول کرنے والا بھی ذہن ہو گا لیکن ایک چیز ضروری ہے کہ اس کا ذہن ہونا ضروری ہے بلکہ اس شرط کی بھی اب کوئی خاص اہمیت نہیں رہی کیونکہ بہت سے تجربہ کار ماہرین نے تو روجوں تک سے پیغامات وصول کئے اور بھیجے ہوئے ہیں۔

ٹیلی پیٹھی میں کامیابی کیلئے بنیادی اصول

ٹیلی پیٹھی میں کامیابی کے لئے ہم نے گذشتہ ابواب میں ان تمام اصولوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جن پر عمل پیرا ہو کر کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے لیکن اب ہم تربیت کے اصولوں پر روشنی ڈالیں گے اور پیغام رسائی کے طریقہ کار کی وضاحت کریں گے۔

اس بات کا گذشتہ ابواب میں بار بار ذکر کیا ہے کہ کبھی کبھار ایسا بھی ہو سکتا ہے اور یہ بالکل ممکن ہے کہ ایک شخص بیٹھ جائے ٹیلی پیٹھی کے تجربات کے لئے اور ارادہ باہرے پیغام رسائی کا اور پھر اسے فوراً ہی کامیابی ہونا شروع ہو جائے اور اس کی یہ خواہش حقیقت کا روپ دھار لے اور معمول اس کے پیغامات وصول کرنا شروع کر دے اور ایسا ہونا ہی عین ممکن ہے جسے ہرگز نہیں بھلایا جاسکتا کہ ایک شخص کو تجربات کر کے کافی عرصہ گزر گیا ہے مگر خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو سکی یا یہ بھی ممکن ہے کہ ایک شخص ایسا ہے جس کا ذہن ایک کانڈ کی مانند ہے جو اہل کورا ہے اور اس کا ذہن قطعی طور پر ہر خیال سے پاک ہے کہ اسے فوراً پیغامات وصول ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یا یہ آپ کے

ساتھ بھی ممکن ہے کہ آپ کے ساتھی بھی اسی قسم کا کوئی اتفاق ہو جائے تو اس کو ہم محض اتفاق یا حادثہ ہی کہیں گے یا غیر معمولی صلاحیت کا وہیں گے مگر بہر حال تربیت ایک ایسا عمل ہے جو پوشیدہ صلاحیتوں کو ابھارتا ہے۔ اور ہم پختہ صلاحیتوں کو پختہ کرتا ہے اب ہم پیغام والے اور پیغامات وصول کرنے والے کی تربیت کے بنیادی اصول بتاتے ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ پیغام بھیجنے والے یعنی عامل کو باقاعدہ مشقیں شروع کرنی چاہئیں۔ اسی طرح پیغام وصول کرنے والے یعنی معقول کو بھی باقاعدہ مشقوں کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ٹیلی فنیٹی کے عمل کے دوران بعض رکاوٹیں آ سکتی ہیں جو پیغام بھیجنے والے یعنی عامل کی نسبت معمول کے کام میں زیادہ دقت دلاتی ہیں کیونکہ غلط انداز کی نسبت معمول پر زیادہ طاقت اور انداز میں اثر انداز ہوتی ہے۔

اب ہم مختصراً عامل یعنی پیغام بھیجنے والے شخص کی تربیت کے بنیادی اصول بیان کرتے ہیں۔ ٹیلی فنیٹی کے ذریعے جو عامل پیغام بھیجتا ہے وہ پہلے اس پیغام کو شعور سے تحت الشعور میں بھیجتا ہے یہی عامل معمول پر بھی صادق آتا ہے۔ لیکن اس کی تربیت اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے یعنی معمول کا تحت الشعور پیغام وصول کرتا ہے اور پھر اس شعور تک بھیجتا ہے اور جوئی یہ پیغام تحت الشعور سے شعور کی تک پہنچتا ہے معمول کو اس پیغام کا علم ہو جاتا ہے اور یہی اصول

تحت الشعور میں بھی کارفرما ہے اس میں جو تھوڑا بہت فرق ہے وہ یہ کہ اسے اس وقت شعور میں لائیں جبکہ معمولی نظام کام کرتا ہے جو کہ شعور کی تربیت تحت الشعور کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیغام شعور کی تربیت معمولی نظام کو تحریک دیتا ہے اور معمول فوراً اسے کائنات پر منتقل دیتا ہے اور جب بعد میں پڑھتا ہے تو اس کو خود بخود علم ہو جاتا ہے یہ تحریر دراصل وہ پیغام ہے جو اسے موصول ہوا ہے اور اس نے اسے معمولی نظام کے فوری کام کرنے کے نتیجے میں تحریر کر ڈالا۔

اس تمام عمل میں تحت الشعور ہی وہ مرکز ہے جو پیغامات وصول کرتا ہے۔ لہذا ہم اسے کہیں گے کہ ”ایسی مشقیں کریں جس سے شعور انسانی قبضے میں آجائے تو اسے استعمال کر کے تجربات کی بنیاد حاصل کی جائے۔“

تحت الشعور کو طالع کرنا اور مخفی صلاحیتوں کو پیدا کرنا

اب یقیناً آپ کے ذہن میں یہ امر بڑی شدت سے سر اٹھائے گا کہ آخر وہ کونسا طریقہ ہے جس پر عمل پیرا ہو کر اپنی مخفی صلاحیتوں کو آشکارا کیا جاسکتا ہے اور ذہن کے دو حصوں یعنی شعور اور تحت الشعور کا تعلق اس میں تعلق کا کس طرح سے تعلق قائم کیا جاسکتا ہے۔ تاکہ تحت الشعور اس کا ایک حصہ ابھر کر شعور کی سطح پر پہنچ جائے اس کے لئے آپ کو شعور تک بھیجتا ہے اور جوئی یہ پیغام تحت الشعور سے شعور کی تک پہنچتا ہے معمول کو اس پیغام کا علم ہو جاتا ہے اور یہی اصول

حالت میں دیر تک لیئے رہیں۔ اس طریقہ میں عام طور پر غنی طاقتوں کا پیدا کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں جو مشق کی جاتی ہے وہ عام طور پر اس نظریے پر مبنی ہے کہ ایک ایسا شخص جو اس دور یعنی موجودہ دور میں رہا ہے وہ ذہنی طور پر انتشار کا شکار ہے۔ اور مکمل اضطراب ہونے کی وجہ سے اس کے اعصاب شل ہو چکے ہوتے ہیں جس وجہ سے وہ ذہنی و جسمانی طور پر تھکاؤ کی صورتحال میں مبتلا رہتا ہے۔ یعنی اس کے ذہن اور جسم کے درمیان رابطہ منقطع ہو جاتا ہے جیسے اگر آپ بہت زیادہ تھکے ہوئے ہیں اور ذہن آپ سے کہتا ہے کہ اٹھ کر کوئی کام کریں اور اعصابی طاقت نچھوڑنے کی وجہ سے آپ لیئے رہیں گے یا سکون کی حالت ہی میں رہیں گے۔ درجہ ذیل طریقہ کار سے ذہنی اضطراب ختم ہو جائے گا اور ذہنی طور پر آپ آرام محسوس کریں گے۔ اس کے علاوہ اگر جسم ڈھیلا چھوڑ کر پرسکون حالت میں لایا جائے تو اس سے جذباتی حالت کو بھی اعتدال پر لایا جاسکتا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ سانس کا تعادل براہ راست جذبات سے ہے اگر اس سچائی کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو ذہنی ذیل تجربہ حاضر خدمت ہے۔ اگر آپ یا کوئی جذباتی حالت میں ہیں اور جذباتی اضطراب آپ پر مکمل طور پر حاوی ہے تو آپ آہستہ آہستہ کمرے میں سانس لیں اور ہوا آہستہ آہستہ اپنے ہیمسٹوں میں بھریں اس کے بعد آہستگی سے اسی ہوا کو ہیمسٹوں سے خارج کریں۔ اس بیان کردہ طریقہ کار کی آسانی کیلئے آپ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ جس وقت ہوا کو ہیمسٹوں

میں بھر رہے ہوں تو دل میں پانچ تک گنتی کریں اور جب ہوا مکمل طور پر ہیمسٹوں میں بھر جائے اور پھر اس دوران رک کر ایک اور دو کریں اور ساتھ ہی ساتھ بھری ہوئی ہوا خارج کرنا شروع کر دیں لیکن ایک دو گنتی کے بعد رک جائیں چند سیکنڈ کے توقف کے بعد پھر ہوا کا اخراج شروع کر دیں اور پانچ تک گنتی تک آپ ہوا کو مکمل طور پر خارج کر دیں اور جس وقت ہیمسٹے بالکل خالی ہو جائیں تو آپ دوبارہ سانس نہ لیں بلکہ دوبارہ ایک دو پانچ تک کریں اور پھر سانس کا عمل دوبارہ شروع کر دیں اور پھر ایک بار سانس لیئے، روکنے اور خارج کرنے کے عمل کو دہرائیں۔

ایک منٹ یا اس سے زیادہ اس مشق کو جاری رکھنے کے بعد آپ یقینی طور پر یہ اندازہ کریں گے کہ آپ کی جذباتی کیفیت نہ صرف ختم ہو چکی ہے بلکہ طبیعت اور کیفیت اعتدال کی حالت میں آئی ہے اور جذباتی اضطراب یا تو بالکل ختم ہو چکا ہے یا پھر کم ہو کر نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ سانس لینے کی یہ مشق اس اصول پر کاربند ہے کہ اگر کوئی شخص آہستہ آہستہ کمرے میں سانس لے رہا ہے تو اس کی طبیعت میں جذباتی رنگ کبھی غالب نہیں آئے گا یعنی جذباتی اضطراب کا شکار نہیں ہو سکتا۔

یورپین ماہرین کی سانس کی مشقیں

مشرق کی طرح مغرب میں کچھ سانس کی مشقیں کی جاتی ہیں۔ چونکہ

دونوں معاشروں میں ہر لحاظ سے زمین آسمان کا فرق ہے چاہے وہ معاشرتی حوالے ہوں سماجی، اخلاقی، معاشی یا کہ سیاسی اسی طرح دہاں پر لیلیٰ بیٹی کی مشقیں بھی مختلف انداز میں کی جاتی ہیں۔ مگر ایک چیز جو یاد رکھنے کی ہے وہ یہ کہ سائنس کی مشقوں کی روایت اٹھی مشرق سے تھی۔ قدیم روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندو سادھو یا بدھ مت کے لوگ اور کچھ چینی افراد سائنس کی مشقیں ابتدائی طور پر کیا کرتے تھے۔ اور یہ ریت انہیں سے ترقی کرتی ہوئی مغربی ممالک تک پہنچی تاہم بات ہو رہی تھی ان مشقوں کی جو یورپ اور دیگر مغربی ممالک میں کی جاتی ہیں۔

مغربی ماہرین کے مطابق مشقیں کرنے والے افراد کو چاہے کہ آہستہ آہستہ گہرا سانس لینے کے بعد ہوا کو ہیمسروں میں بھرنے کے بعد اپنے گلے کو بالکل کھلا رکھیں کھلا رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی ان کے سینے پر جھکی دے یا تھوڑا سا بھی دباؤ ڈالے تو سانس بغیر کسی رکاوٹ کے ان کے گلے سے باہر آجائے اس طریقے کی مدد سے ان کے اعصاب کے مرکز کی قدرتی انداز میں بلکی بلکی مالش یا گور ہوگی چونکہ اعصاب کے مرکز کا تعلق جذبات سے ہوتا ہے لہذا اعصاب کے اس مرکز پر دباؤ نہایت کم یا بالکل ختم ہو جائے گا اور جذباتی اضطراب میں کمی واقع ہو جائے گی اور اس سارے عمل کے نتیجے میں ان افراد کی جذبات کے ردعمل کے طور پر قابو پانا ناممکن ہو جائے گا۔

اس مشق سے جہاں انسانی جسم پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں

دہیں پر ذہنی طور پر انسان سکون محسوس کرتا ہے اور اس مشق سے جہاں اعصابی ردعمل میں کمی واقع ہوتی ہے وہیں پر اعصابی تھکاؤ بھی حد درجہ کم ہو جاتا ہے۔ اعصابی اور جذباتی تھکاؤ میں مزید کمی کیلئے ایک اور طریقہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک ایسی کبڑی کا انتخاب کریں جو نہایت آرام دہ ہو مگر اتنی زیادہ آرام دہ بھی نہ ہو کہ پہلو بدلنا مشکل ہو جائے اور آپ اس میں دھنسل جائیں پہلے مشق اسی مشق پر عمل کریں جس کا ذکر ابھی پہلے ہوا ہے پھر آپ اپنی نظروں کو سر کی بالکل چوٹی پر مرکوز کر دیں اور کھوپڑی کے پٹھوں کی اوپر کی جانب حد درجہ سکیڑ لیں اور سکیڑنے کے بعد انہیں دھملا چھوڑ دیں۔ اب چاہئے کہ اگلے مرحلے کے طور پر نظروں کو اہم کے نیچے حصہ کی جانب پرمشامیں کر آہستہ سے یعنی سر سے پاؤں کی جانب اور راستے میں پڑنے والے جسم کے پٹھوں کو مختلف اندازوں میں آہستہ آہستہ سکیڑتے جائیں اور پھر دھملا کر دیں اس مشق میں آپ کو کسوں ہوگا کہ آپ اعصابی تھکاؤ کی زد میں ہیں مگر رفتہ رفتہ یہ سلسلہ کم ہوتے ہوئے ختم ہو جائے گا۔ اور ایک مرحلہ ایسا آئے گا کہ دوران مشق آپ کو ذرا بھر احساس نہیں ہوگا کہ اعصاب میں تھکاؤ ہو رہا ہے اور آپ اس مشق سے سکون محسوس کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی اس قسم کی جسمانی حالت کو آپ ہمز انداز میں پائیں گے۔ اس کے علاوہ ایک اور سادہ طریقہ بھی ہے جو گرچہ مشرق میں بھی رائج ہے مگر اسے مغرب میں کسی نے پناہ پسند کیا جاتا ہے اور یہ طریقہ آزمودہ بھی ہے۔ آپ صبح صبح

کلی جگہ چلے جائیں اور شمال کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں مگر اس طرح کہ جسم آرام کی حالت میں ہو اب آپ دونوں ہاتھوں کو آرام شدہ بھی ہوئی ٹانگوں کے مٹھنوں پر رکھ دیں اور منہ کے ذریعے سانس اندر کی طرف کھینچیں اگر چاہیں تو آنکھیں بھی بند کر سکتے ہیں سانس کھینچنے وقت آپ کے جسم کے تمام پٹے اکڑے ہوئے ہونے چاہیں تب آپ آہستگی سے سانس کو ناک کے ذریعے باہر نکالیں اس مشق کو 10 بار 10 مرتبہ کریں اس سے آپ سارا دن جہاں کھلے کھلے رہیں گے وہیں پر دل کے مریضوں کے لئے بھی یہ مشق نہایت مفید ہے۔

لفظ کے ذریعے ذہنی سکون



مرچو

یہ ایک انتہائی حیرت انگیز طریقہ ہے۔ مگر اتنا موثر اور زود افزاء کہ آپ اس کو پڑھ کر اور تجربات میں لاکر انتہائی حیران ہوں گے۔ اس کیلئے آپ کو سب سے پہلے ایک ایسے لفظ کا انتخاب کرنا ہوگا جو آپ کو پسند ہو۔ اس لفظ کو آپ اس انتہائی آرام دہ اور پر سکون حالت کے ساتھ وابستہ کریں جو کہ مشقوں سے آپ نے پیدا کی ہے۔ کہنے سے مراد یہ ہے کہ جب بھی آپ اس لفظ کو ذہن میں لائیں تو ایسا کرتے ہی آپ کے ذہن اور جسم دونوں نے سکون محسوس کیا۔ لہذا اس سوچ تک جانے کیلئے آپ کو اگرچہ مسلسل مشق کرنی تو پڑے گی مگر اس کے فوائد بے پناہ ہیں جیسے آپ سفر کے دوران اس لفظ کو ذہن میں لاتے ہیں اور ساتھ ہی آپ کا جسم آرام و سکون محسوس کرتا ہے اور سفری تکلیفوں سے



اے مالکِ گل میرے والدین

آپ کو نجات نصیب ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جب آپ استقدر مجھے
 ہوئے ہوں کہ اٹھنا تک آپ کو محال ہو اور آپ ذہنی و جسمانی طور پر
 تکلیف محسوس کر رہے ہوں تو یقین چاہیے اس ایک لفظ کو ذہن میں لانے
 سے وہ تمام تکلیف یکسر دور ہو جائیں گی اور آپ سکون کی حالت میں
 لوٹ آئیں گے۔

ٹیلی پیٹھی کے ذریعے پیغام رسانی کا پہلا تجربہ

اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ پیغام رسانی کے تجربات کس طرح ممکن
 ہیں اس کیلئے تھوڑا سا ماحول بہتر بنانا ہوگا اور کچھ ضروری باتوں کا خیال
 رکھنا ضروری ہے۔ جیسے آپ جس کمرے میں بیٹھے ہوں یا جہاں تجربہ کرنا
 ہو آپ دیکھیں کہ آیا وہ کہیں زیادہ لطیف یا زیادہ گرم تو نہیں۔ ہر چیز کی
 زیادتی ٹیلی پیٹھی کے تجربات پر برے برے اثرات مرتب کرتی ہے۔ لہذا
 معتدل طبیعت اور اعتدال پسند ذہن سے تجربات کیجئے اس کے بعد یہ
 دیکھیں کہ جو کرسیاں آپ استعمال کر رہے ہیں وہ آرام دہ ہیں لیکن زیادہ
 نرم تو نہیں کرسیوں کے آرام دہ ہونے کی ضرورت اس لئے درج ذیل آتی
 ہے کہ جب آپ کسی چیز پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں تو بے آراہی کی
 صورت میں تجربات کی ناکامی کا احتمال ممکن ہے۔ اس کے بعد آپ جو
 تصویر ٹیلی پیٹھی کے ذریعے دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتے
 ہیں اسے میز پر رکھ دیں۔ اگر آپ تصویر کی بجائے کسی دوسری شے کی تصویر
 کی تصویر دوسرے شخص کے ذہن میں منتقل کرنا چاہتے ہیں تو اسے بھی

اب مالک کل میرے والدین پر

آپ میز پر رکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ ایک وقت میں صرف ایک چیز ہی میز پر موجود ہو۔ اگر عامل اور معمول ایک ہی کرے یا کمر میں موجود ہیں تو اس بات کا خیال بھی اولین ترجیحات میں شامل ہے کہ معمول کو میز پر رکھی اشیاء کا ظلم ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے بعد ایک تیسرے شخص کا وہاں موجود ہونا بھی نہایت ضروری ہے۔ اس کے ذمے مختلف قسم کے کام ہونگے پہلا کام تو اسے یہ کرنا ہے کہ کس کے ذریعے پیغام بھیجا مقصود ہے۔ دوسرے مرحلے کے طور پر اسے یاد کرنا ہوگا کہ کاغذ قلم پر ضروری باتیں تحریر کرتا جائے گا۔ مثلاً تجربے میں کتنا وقت صرف ہوا۔ آب و ہوا یا موسم کیا تھا۔ جاندار کس تاریخ کا اور کتنا تھا۔ کمرے کا درجہ حرارت کس قدر تھا اور دوران تجربہ عامل کی ذہنی و جسمانی کیفیت کی سطح کی تھی کیا کہیں دوران تجربہ عامل کی ذہنی کیفیت معمول سے ہٹ کر تو نہیں تھی یا کہیں دباؤ یا بچہ جذباتی طور پر اضطرابی کیفیت میں تو جھلا نہیں تھا اور آخر وہیں یعنی اسی کمرے میں معمول بھی موجود ہو تو اسکی کی بھی انہیں چیزوں کا خیال رکھتے ہوئے کیفیات نوٹ کرنی ہوں گی کہ معمول کی ذہنی و جذباتی حالت کیسی تھی۔ لیکن اگر معمول کہیں دوسرے کمرے میں ہو تو ضروری ہے کہ اس کے ساتھ بھی ایک مددگار ہو تاکہ اس کی کیفیات کو تحریری انداز میں لاسکتے ہیں۔ یہ مددگار وہ تمام ضروری باتیں لکھے گا۔ جو عامل کا مددگار محض کر رہا ہے۔ اور جن کی تفصیل ہم نے بھی بیان کی ہے۔ اس کے

علاوہ جہاں ہو سکے اس چیز کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ماحول میں عمل سنانا ہو۔ کیونکہ کسی بھی طرح کا شور توجہ کو متاثر کر سکتا ہے۔ اگرچہ اس دور میں ایسا ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور نظر آتا ہے۔ تاہم اگر مکمل سکون اور ماحول میں کسی قسم کا شور شرابا نہ ہو ایسا میرا آجائے تو بھرپور توجہ سے ٹیلی فنی کے تجربات کی کامیابی کے امکانات پر جانچ سکتے ہیں۔ اس کیلئے ساؤنڈ پروف کمرہ (Sound Proof) یا ایسی جگہ کا انتخاب کریں جو کہ ان شور شرابوں سے ہٹ کر ہو۔ تلاش کرنے سے ایسی جگہ آسانی سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

پیر رحم فرما۔ آمین

کامیابی کیلئے چند ضروری باتیں

جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا کہ عامل اور معمول کے بیٹھے کیلئے کوشش کرنی چاہئے کہ الگ الگ کرے ہوں۔ کیونکہ اس سے ہر طرح کی توقع کی جاسکتی ہے اس بات میں کوئی شک نہیں کہ الگ الگ کرے بھینٹ بہت مفید رہے ہیں کیونکہ اس سے معمول بھی سرکشی بھی نہیں سن سکتا۔ جو عامل اکثر کرتا ہے اصل میں قصہ کچھ یوں ہوتا ہے کہ جب عامل کسی چیز کو بذریعہ ٹیلی بیٹھی کسی کے ذہن میں پہنچاتا ہے تو وہ لاشعوری طور پر اس چیز کا نام بار بار دہراتا ہے۔ یہ نام اگرچہ اتنی آہستگی اور بے ساختہ پن سے دہرایا جاتا ہے کہ عامل کو خود پتہ نہیں ہوتا لیکن دوسری طرف بیٹھا ہوا معمول بے حد حساسیت یا حالت سکون میں ہوتا ہے لہذا وہ معمولی سے معمولی اور بھی ترین سرکشی بھی سن سکتا ہے۔ ماہرین ٹیلی

بیٹھی کے مطابق ایسی بات ثابت ہو چکی ہے کہ جو لوگ ہٹائزم میں معمول رہ چکے ہوتے ہیں۔ غیر معمولی اور بے ساختہ طور پر بے حد حساسیت کے حامل افراد بن چکے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس غیر معمولی حساسیت کی بدولت ان کے حواس کی کارکردگی بے پناہ بڑھ جاتی ہے لہذا ان کے تیز حواس ہونے کی وجہ سے وہ تقریباً 40 فیٹ کی دوری پر ہونے والی محض سرکشی تک سن لیتے ہیں۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عام لوگوں کی نسبت ان حواس لوگوں کو ہلکی سی آواز بھی سنائی دے دیتی ہے۔ لہذا ان تجربات میں معمول اگر ان خصوصیت کا حامل فرد ہے تو صاف ظاہر ہے کہ ٹیلی بیٹھی کے تجربات کا تو مقصد ہی فوت ہو جائے گا کیونکہ جو بات عامل بذریعہ پیغام رسائی پہنچانا چاہے گا وہی بات معمول اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کی بدولت آسانی سے سن لے گا لہذا اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسے معمول کا انتخاب کریں جو ان خصوصیات سے مستثنیٰ ہو۔ دوران تجربات ایک اور بات کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ عامل کا مددگار اور معمول کا مددگار دونوں اپنی اپنی گھڑیوں کا وقت آپس میں ملا لیں تاکہ پیغام بھیجنے کے وقت اور پیغام وصول کرنے کے وقت کو صحیح انداز میں بٹایا جاسکے۔ اس کے علاوہ کچھ باتیں ایسی ہیں جن کو بار بار دہرایا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود ان سے لا تعلقی کی وجہ سے تجربات کی ناکامی کی صورت پیدا کی جاتی ہے۔ جیسے معمول کے کرے میں شور شرابا نہیں ہوتا چاہئے۔ اور بیٹھے کیلئے کرسی آرام دہ ہونی ضروری ہے لیکن اتنی نرم نہ ہو

کہ آدمی اندر دھنس جائے کہ پہلو بڑلنا مشکل ہو جائے۔ اس کے علاوہ کاغذ قلم بھی بے حد ضروری ہیں۔ عامل اور معمول کی ذرا ذرا سی حرکات و سکنات نوٹ کرنے کیلئے مددگار ہونے چاہیں۔ کمرے میں تیز روشنی نہیں ہونی چاہئے۔ بس اس قدر ہی روشنی ہو کہ آسانی سے کیفیات کو لکھا جاسکے۔ یہ اتنی ضروری ہدایات ہیں کہ ان پر عملدرآمد سے ٹہلی بیٹھی کے تجربات کو کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔

عامل کیلئے پیغام رسانی کا صحیح طریقہ



جو قبل اس کے کہ عامل تجربات شروع کرے اس کے مددگار کو چاہئے کہ اس کے لئے مختلف تصویریں اور دوسری ضروری اشیاء اکٹھی کرے مگر اس بات کا بھی خیال رکھے کہ ان میں عامل کی دلچسپی کے مختلف پہلوؤں کا ہونا بے حد ضروری ہے۔ یہ جمع شدہ چیزیں دوران تجربات پیغام بھیجنے کیلئے استعمال کی جائیں گی۔ مددگار کو چاہئے کہ وہ ان تصویروں کو صرف اپنے پاس رکھے اور غیر متعلقہ شخص کو انہیں نہ دکھائے۔

اب کمرہ بالکل تیار ہے۔ تجربہ شروع کرنے کیلئے عامل کا مدد ان حاصل شدہ اشیاء میں سے ایک چیز اٹھائے گا اور عامل کے سامنے رکھ دے گا۔ عامل جو کہ پہلے ہی مشق کے ذریعے جسم کو ڈھیلا چھوڑنے کا عادی بنا چکا ہے۔ کرسی پر بڑے پر سکون انداز میں بیٹھے گا۔ اس کا جسم بالکل ڈھیلا اور دماغ اور ذہن مکمل طور پر پر سکون ہوں گے جیسے ہی مددگار شخص اس کے سامنے سبز پر کوئی چیز رکھے گا عامل بغیر کوئی وقت

مرکز
ای مالک کل میرے والدین

پر سکون ہونا چاہئے۔ لہذا جس وقت معمول اپنی کرسی پر بیٹھا اسے فوراً یہ خیال کرنا چاہئے اور اس بات کو ذہن میں تصور کرے اور اس کا نقش گہرا کرتا چلا جائے کہ وہ عامل کے قریب بیٹھا ہوا ہے۔ اور اس پیغام کو وصول کرنا چاہتا ہے تو عامل کے ذہن میں ہے اس کے بعد معمول کو چاہئے کہ بدستور اسی حالت میں آرام سے کرسی پر بیٹھا رہے اور اس بات کا انتظار کرے کہ اسکے ذہن میں کیا تاثرات ابھرے ہیں۔ جیسے ہی معمول کے ذہن کے پردہ پر کوئی تاثر یا خیال ابھرے اسے چاہئے کہ بلند آواز میں دہرا دے تاکہ مددگار اسے اپنی ٹوٹ بک پر لکھ سکے۔ اگر مددگار وہاں نہیں تو اسے فوراً تحریر میں لے آئے یا اس کا خاکہ بنائے۔ اور اگر معمول کو ٹیلی بیٹھی کے ذریعے پیغام وصول کرتے ہوئے کوئی آواز سنائی دی ہے یا پھر کوئی خوشبو کا مجموعہ آیا اور یا پھر کوئی ذائقہ محسوس ہوا ہے تو معمول کو چاہئے کہ ان باتوں کو بھی تحریر یا یاد کرے۔ اس تمام کام کو معمول کو چاہئے کہ جلد از جلد نٹائے۔ یہ بات آپ کے ذہن میں ہونا ضروری ہے کہ معمول تحت الشعور ٹیلی بیٹھی کے اثرات اٹھنے وصول کرتا ہے اور انہیں تحت الشعور کی مدد پار کر کے شعور تک پہنچنے میں کچھ وقت تو لگتا ہی ہے لہذا ان تاثرات کو شعور تک پہنچنے اور پھر صفحہ قریاس پر بکھیرنے کیلئے کچھ وقت ضرور دینا چاہئے۔

ایک بات جو اور مشاہدے میں آئی ہے وہ یہ کہ ٹیلی بیٹھی کے ذریعے وصول ہونے والے تاثرات میں سے بعض تاثرات ایسے ہوتے ہیں

ضائع کیے اپنا مشاہدہ شروع کرے گا۔ اس دوران مددگار محض وہ تمام ضروری تفصیلات کو اپنی ٹوٹ بک یا کاپی پر تحریر کرتا چلا جائے گا جو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چونکہ عامل اور معمول کے مددگار اشخاص پہلے ہی ہونے لگے ہیں کہ تجربہ کس وقت شروع کرنا ہے لہذا جوئی تجربے کا وقت ہوتا ہے مددگار کے اشارے پر عامل میز پر رکھی چیز پر اپنی توجہ مرکوز کر دیتا ہے۔ اور اس انداز میں اس چیز کا گہرا مطالعہ کرتا ہے کہ اس کا ذہن معمول کے ذہن میں پہنچاتا ہے۔ عامل اپنے اعصاب اور ذہن پر بوجھ ڈالے بغیر اس چیز پر اپنی توجہ مرکوز رکھتا ہے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ محسوس کرے کہ معمول اس کے سامنے بیٹھا ہے اور وہ اس چیز کے خواص، جسامت اور رنگ و صورت بیان کر رہا ہے۔ معمول کا قریب ہونے کا احساس جمل قدر زیادہ ہوگا تجربہ اسی قدر کامیابی سے ہلکتا ہوگا۔ عامل جب معمول کو پیغام بھیجے کی غرض سے میز پر رکھی چیز پر توجہ مرکوز کرتا ہے تو اسے اس عمل کو 20 سے 30 منٹ تک جاری رکھنا چاہئے اس سے زیادہ بالکل نہیں ورنہ یوریت کی وجہ سے الٹا ناکامی کا جواز پیدا ہو جائے گا۔ لہذا اسے مقررہ مدت کے بعد اپنی کاروائی بند کر دینی چاہئے۔

معمول کیلئے پیغام وصول کرنے کا صحیح طریقہ

عامل کی نسبت معمول کی وصولی پیغام کا طریقہ کار ذرا مختلف ہوتا ہے۔ لہذا معمول کو پیغام وصول کرنے کیلئے عامل کی طرح اپنا جسم و خیال چھوڑ دینا چاہئے اور جسمانی، اعصابی اور ذہنی طور پر بھی مکمل انداز میں

جو کئی مضمون کے بعد ابھر کر شعور تک پہنچے ہیں اس سے اکثر و بیشتر جلی
بیتی کے تجربہ میں غفلت پڑ سکتا ہے کیونکہ جب آپ ایک تجربہ ختم کر
کے دوسرا تجربہ شروع کر رہے ہوتے ہیں تو معمول کے ذہن میں پہلے
تجربے کے تاثرات ابھر رہے ہوتے ہیں اور یوں دوسرے تجربے کے نتائج
میں غلطی کی وجہ سے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ لہذا معمول کے لئے
ضروری ہے کہ ایک تجربہ ختم ہونے کے بعد تو وہ اپنی اس ذہنی حالت کو
جو کہ اس نے پیغام کی وصولی کیلئے پیدا کی تھی کو ختم کر دے۔ اس کیلئے
معمول یہ کر سکتا ہے کہ کمرے میں گھوم پھرے اس سے ٹیلی بیتی کا لانا
بانا نوٹ جاتا ہے یا پھر لٹریچر پانی کا ایک گلاس پی لے۔ اور
معمول کا ذہن صاف ہو جاتا ہے اور دیگر خیالات کا سلسلہ بند ہو جاتا
ہے۔ اگلے مرحلے کے طور پر جب دوسرا تجربہ شروع ہوگا تو بھی معمول کو
وہی پرانا طریقہ دہرائنا چاہئے یعنی ان تمام تاثرات کو جو اس کے شعور کی
پرندہ سکرین پر ابھرے انہیں نوٹ کرے یا مددگار کو بیان کر دے جو انہیں
لکھ لے گا۔ چونکہ معمول کے تھانے کی تعداد محدود تیز ہوگی لہذا اس کی
آواز کو ریکارڈ کر لینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ معمول کیلئے سہولت ہوگی۔
مددگار کیلئے ضروری ہے کہ وہ تجربہ کے دوران پیدا شدہ تمام حالات کو
تفصیلاً ڈائری میں درج کرے

ایک وقت میں کتنے تجربے کرنے چاہیں

ٹیلی بیتی کے تجربات کی تعداد کا انحصار عامل معمول اور مددگار

اشخاص کی مرضی پر ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ اگر عامل
اور معمول تھک چکے ہیں اور تجربات بوقت کا سبب بن رہے ہیں جو کہ
جائزے فائدہ کے الٹا نقصان کا بموجب ہوگا لہذا ماہرین کے مطابق ٹیلی
بیتی کے افراد کو ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ پانچ تجربے کرنے چاہیں
اور جیسے جیسے ان کی مہارت بڑھتی جائے گی وہ تجربات کی تعداد میں اضافہ
کر سکتے ہیں۔ تجربات ختم کر کے کمرے سے جاتے ہوئے عامل اور معمول کو
چاہئے کہ اپنے ذہنی تاثرات کو تبدیل کرے یعنی عام نارمل سطح پر لے
آئے

○
پیر

رحم فرما آمین

تاثرات کا دیر سے وصول ہونا یا تاثرات
کا شعور تک پہنچنے میں تاخیر

بیان کردہ تجربہ کی تفصیلات ہم نے بڑے موثر اور تفصیل کے ساتھ
آپ تک پہنچا دی ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو یہ تجربہ بنیادی نوعیت کا ہے
اگر اس کو کامیابی اور نکلنے کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچا دیا جائے اور
بے قاعدگی کے ساتھ اس کی مشق یا بار کی جائے تو کوئی بڑی بات نہیں
کہ آپ اس میں کامیاب نہ ہوں اور ٹیلی میٹھی کے ذریعے آپ پیغام
رسانی جیسی کرشمہ ساز صلاحیت حاصل نہ کر سکیں۔

مرچو

پیر رحم فرما ----- آمین

اس بات کا ذکر ہم پہلے بھی کر چکے ہیں کہ ٹیلی میٹھی کے ذریعے
جب تاثرات معمول کو پہنچے جاتے ہیں تو وہ سارے کے سارے ایک ہی
دماغ اس کے تحت الشعور کو وصول ہوتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ شعور
کی پردہ سکرین پر نمودار ہوتے رہتے ہیں۔ جبکہ کچھ تاثرات شعور تک
پہنچنے میں خاصی تاخیر کر دیتے ہیں۔ اور کبھی کبھار تو ایسا ہوتا ہے کہ کئی
کئی گھنٹوں کے بعد اچانک دماغ کے سے معمول کے شعور میں پیغامات
اُبھرتے ہیں لہذا ایسی صورت حال میں معمول کو چاہئے کہ انہیں فوراً لکھ
لے یا نوٹ کر لے کیونکہ بعض پیغامات بھول بھی سکتے ہیں جس سے عامل
کی ساری محنت رائیگاں جانے کا غمخوار ہوتا ہے۔

ہیپنازم اور ٹیلی پتھی میں موازنہ

علم ہیپنازم کے ذریعے ٹیلی پتھی کیلئے بھی گہرے وہ طریقہ استعمال کیا جاتا ہے مگر اس جو تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ کہ اس میں عامل بھی معمول کے ساتھ مشغول ہو جاتا ہے۔ جیسے عامل معمول سے کتا ہے کہ فلاں جگہ پر جاؤ اور بتاؤ کہ کیا دیکھ رہے ہو، کتنے لوگ ہیں، عورتوں کی تعداد کیا ہے۔ کوئی ہجک ہے، کیا ہو رہا ہے۔ اس کے بعد معمول سے اگلے کام کروائے جاتے ہیں کہ وہ خود اپنی ملاصحتوں پر حیران رہ جاتا ہے۔ گویا ثابت ہوتا ہے کہ اس تمام عمل میں عامل معمول کے ساتھ رہ رہ رہتا ہے اور ان کا چلی مارن کا ساتھ بن جاتا ہے۔ اس طرح سے عامل اور معمول کے درمیان ایک سہرا رابطہ ہو جاتا ہے لہذا اگر معمول عامل سے دور بہت فاصلے پر بھی ہو تب بھی عامل اس تعلق کی بناء پر معمول پر غیب طاری کر کے اس سے کام لے سکتا ہے جیسا کہ علم معمول کو نہیں ہوگا۔ ماہرین کے مطابق ہمیں اس سلسلے میں خاصی کامیابی ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ کتا کسی طور غلط نہ ہوگا کہ اس طریقہ کار پر عمل پیرا ہوتے ہوئے معمول اور عامل کے درمیان ٹیلی پتھی کا رابطہ ہو جاتا ہے۔

چونکہ اس عمل میں ہیپنازم رسانی یکطرفہ ہوتی ہے کیونکہ عامل معمول کو ہیپنازم بھیج سکتا ہے اور معمول کے پیچھے ہوئے تاثرات وصول کر سکتا ہے۔ اور یوں عامل اور معمول کا ایک رابطہ ہو جاتا ہے اور عامل کو ہیپنازم وصول ہو جایا کرتے ہیں۔ چونکہ ہم یہاں بات ٹیلی پتھی کی کر رہے ہیں لہذا دوسری نفسی علوم کا ذکر کرنا یہاں مناسب نہیں ہوگا۔



مرچو

پر رحم فرما۔۔۔۔۔ آمین

ذریعے ٹیلی پیجی کی مشقوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ان تمام باتوں کے باوجود ایک بہت بڑا نقصان ہے وہ یہ کہ معمول نفسیاتی طور پر عامل پر بہت انحصار کرنا شروع کر دیتا ہے جس سے نہ صرف اس کی صلاحیتیں متاثر ہوتی ہیں بلکہ عملی زندگی بھی تباہی کی طرف بڑھنا شروع کر دیتی ہے۔ لہذا میرا یہ ذاتی سامشودہ ہے اگر اس پر پڑھنے والے عملدرآمد کریں تو یقیناً "کامیاب رہیں گے کہ جب تک آپ کو ہینڈز میں عملی مہارت اور پائیدار پچھلی نہ ہو آپ ہینڈز کے ذریعے ٹیلی پیجی کی مشقوں سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اسی میں آپ کا فائدہ ہے۔

گروپ کی شکل میں ٹیلی پیجی کی مشقیں

یا ایک اور ایک گیارہ ہوتے ہیں

قبل اس کے کہ ہم آگے بڑھیں تو خود اس موضوع پر بھی روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں کہ صلاحیتوں کو ابھارنے کیلئے ایک دائرے کا طریقہ بھی وضع ہو چکا ہے گرجہ یہ بہت پرانا طریقہ ہے مگر بہت سے افراد ایسے ہیں جو اس سے ناواقف ہیں وہ یہ کہ بہت سے افراد انکے ہو کر ایک دائرے کی شکل میں انکے بیٹھ جاتے ہیں اور ان سب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی طاقت کو یکساں کر کے ایک مقام پر اکٹھا کرنا اور یہ ایک سچائی ہے کہ ان کی مشترکہ طاقت ایک شخص کی طاقت سے کہیں دگنی بلکہ کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ تاہم یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ان تمام افراد کے ذہن میں مقصد ایک ہوگا اور ایک چیز ہی ان کی توجہ کا مرکز

ہینڈز کے ذریعے پیغام رسانی نقصان دہ ہو سکتی ہے؟



اس سے پہلے بھی ہم اس بات کا ذکر کر چکے ہیں کہ ہینڈز کی مدد سے جب معمول اور عامل کے درمیان ایک رابطہ قائم ہو جاتا ہے تو پھر یہ تعلق یا رابطہ مضبوط ہوتے ہوئے نفسی رابطے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اگرچہ اس نفسی رابطے کا ایک بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے وہ یہ کہ عامل اور معمول کے درمیان رابطہ بطور ٹیلی پیجی یعنی ٹیلی پیجی کے ذریعے رابطہ قائم کرنے کی صلاحیت بھی بہت جلد اور تیزی سے بڑھنے لگتی ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے جس سے دو گروائی ممکن نہیں وہ یہ کہ ہینڈز کے ذریعے عامل اور معمول کے درمیان بڑی آسانی سے ٹیلی پیجی کا رابطہ قائم ہو جایا کرتا ہے۔

اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ نیر کے دوران معمول سینکڑوں میل دور کے ہونے والے واقعات بتانا شروع کر دیتا ہے اور یہ ٹیلی پیجی کی صلاحیت پیدا ہونے کی ایک بڑی نشانی ہے۔ اکثر ماہرین اس قسم کے تجربات کر چکے ہیں جو کہ سو فیصد کامیاب رہے یہی وجہ ہے کہ ہینڈز کے

ہوگی لہذا ان افراد کے اجتماع سے جو موثر زود افزاء اور طاقت ور نفسی قوت جنم لیتی ہے وہ اس گروپ کے تمام افراد پر اثر انداز ہوتی ہے اور یوں اس گروپ میں شامل ہر فرد کی قوت اور صلاحیتوں میں کافی حد تک اضافہ ہوتا ہے۔ اس طریقے سے چونکہ ہر فرد کی نفسی قوت اور صلاحیتیں بڑھتی ہیں لہذا اس پیدا شدہ قوت سے بہت سے کام سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک ایسا موضوع تھا جس پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا میں ضروری سمجھتا تھا اب ہم واپس آتے ہیں اصل موضوع کی طرف۔

ادویات کے غیر ضروری استعمال

سے دائمی قوتوں کا متاثر ہونا

ادویات کے غیر ضروری استعمال سے ٹیلی ویشن کی صلاحیتوں کو بوجھانے کا کام لیا جاتا ہے۔ تاریخ انسانی کا مشاہدہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف ادوار میں مختلف لوگوں نے ادویات استعمال کر کے ان صلاحیتوں کو ابھارنے کا کام لیا ادویات کا غیر ضروری استعمال تو اب شعبہ زندگی کے ہر پہلو پر چھا گیا ہے۔ حتیٰ کہ کلاسی اپنی طاقت بوجھانے کیلئے بھی ادویات استعمال کرتے ہیں۔ ادویات کا استعمال کرنے والے حضرات کا کہنا ہے کہ نفسی دائمی تاثرات ایک کیہائی عمل کے ذریعے ذہن میں کوپختے ہیں۔ اس عمل کے دوران جسم کے کچھ غدود رطوبتیں خارج کرتی ہیں اگرچہ ان رطوبتوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے تاہم یہ صلاحیتوں کو پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ان کا استعمال صرف اس

وجہ سے کیا جاتا کہ وہ غدودیں زیادہ مقدار میں رطوبتیں خارج کرتی ہیں جس سے ہماری صلاحیتیں زیادہ بڑھتی ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود مائنسی طور پر اس بات کی تصدیق ابھی تک نہیں ہو پائی ہے اگرچہ درست ہے کہ نفسی قوتوں کو بیدار کرنے کیلئے بعض ادویات کارآمد ثابت ہوتی ہیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود جو جسمانی طور پر نقصان ہوتا ہے اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے لہذا میرا ان تمام افراد کو مشورہ ہے جو اپنی صلاحیتوں کو بوجھانے کیلئے ادویات استعمال کر رہے ہیں یا کرنے والے ہیں کہ فوراً اس ارادے سے باز آجائیں کیونکہ محض اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بوجھانے کیلئے اپنے جسم کو بھی میں ڈالا دینا بہت بڑی بیوقوفی ہے اور یہ بھی درست نہیں کہ غدودیں رطوبتیں خارج کرتی ہیں۔



خواب میں ٹیلی پیتھی کا عمل

ایک اور حیرت انگیز اور دلچسپ موضوع کا ذکر نہ کرنا چھوڑنا بہت بڑی غلطی ہوگی۔ وہ یہ کہ کچھ افراد سوئے میں ٹیلی پیتھی کے ذریعے پیتھامات موصول کرتے ہیں۔ ماہرین "خواب میں ٹیلی پیتھی کے عمل کا ہونا" اس موضوع پر خاصی تحقیقی و تدوین ہو رہی ہے۔ بہت سارے ماہرین نے تو اس موضوع پر بے پناہ ریسرچ کر کے خاصی تعداد میں کتابیں تک لکھ دی ہیں۔ تو میری معلومات کے مطابق خوابوں کے ذریعے ٹیلی پیتھی میں بھی تقریباً "وہی عمل کارفرما ہے جو جاگتے ہوئے ہوتا ہے اس میں جو تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ کہ اس طریقے میں معمول نیند کی حالت میں ہوتا

ہے جبکہ دوسرے طریقے میں معمول جاگ رہا ہوتا ہے یعنی اس کو ہم اس طرح سے کہہ سکتے ہیں کہ پیتھام بھیجنے کا طریقہ کار تو وہی ہوتا ہے مگر پیتھام کی وصولی کا طریقہ ذرا تبدیل ہو جاتا ہے۔ جب عامل ٹیلی پیتھی کے ذریعے معمول کو پیتھام بھیجتا ہے تو وہ معمول کے تحت الشعور کی گمراہیوں کی تھوڑی تک اتر جاتا ہے۔ اور جب یہ خواب کے تحت الشعور سے نکل کر شعور تک پہنچتا ہے تو اس کی مشکل و شبہات بالکل تبدیل ہو چکی ہوتی ہے لہذا اس کی بدلی ہوئی صورت سے اصلی مقصد اخذ کرنا خاصا مشکل اور وقت طلب ہوتا ہے۔

جدید ترین اور موجودہ تحقیق کے مطابق اور نفسیاتی ماہرین کی نظر میں تحت الشعور کی خوابوں کی اتھار گمراہیوں سے جو پیتھام ابھر کر شعور کی بلند و بالا چوٹی تک پہنچتا ہے وہ ایسے تصورات اور ذہنی عکس ہوتے ہیں جن کے ساتھ جذبات کی گہری وابستگی ہوتی ہے اور یہ عکس چونکہ تحت الشعور سے ابھر کر شعور تک پہنچنا چاہتے ہیں اور چونکہ تحت الشعور اور شعور کے درمیان ایک رکاوٹ ہوتی ہے جو انہیں شعور تک نہیں پہنچنے دیتی لہذا جو بھی یہ تصورات اپنا بیس بکسر تبدیل کر لیتے ہیں اور یوں وہ شعور میں داخل ہو جاتے ہیں اور کچھ اس دھچکا مشقی میں ان کی شکلیں تبدیل ہو جاتی ہیں اس طرح یہ صرف ایک علامت کے طور پر باقی رہ جاتے ہیں اور یوں تحت الشعور اور شعور کے درمیان پائی جانے والی رکاوٹ کو پار کر کے شعور میں داخل ہوتے ہیں لہذا ان کی تشریح اور

وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان محرکات کا جائزہ لیں تاکہ اصل صورتحال کا علم ہو سکے۔

اس کے لئے ایک طبقہ سے علم ہے ”خواہوں کی دنیا“ (انگریزی کی کتاب) کے نام سے ایک کتاب مارکیٹ میں دستیاب ہے جس میں ان علاحدوں کے مفہوم واضح کئے گئے ہیں۔



مرچو

ٹیلی پیٹھی کے ذریعے آس پاس

کے لوگوں سے رابطہ

ماہرین نے جب خواہوں کی تعمیروں اور ان کے اسرار و رموز سے حلقہ ریسرچ کی تو اس انکشاف نے انہیں تقریباً ”چوٹا کر رکھ دیا کہ ذہن کی کمرائی سے ابھرنے والے استعداد تصورات کے علاوہ بھی بعض ایسے تصورات اور تصویریں ہوتی ہیں جن کا اصل تصورات اور ذہنی تصویروں سے دور واسطے کا بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ماہرین کی شدید کوششوں کے بعد کہ اصل حقیقت معلوم کی جائے کہ کیا کس طرح قائلو تصورات اور تصویریں انسانی ذہن میں داخل ہوتی ہیں شدید کوششوں کے بعد ایک مرتبہ پھر کچھ انہوں نے انکشافات نے انہیں مزید چوٹا کر دیا وہ یہ کہ نیند کی حالت میں ابھرنے والے قائلو تصورات اور تصویریں ان لوگوں کے احساسات ہوتے ہیں جو سوئے ہوئے غصے کے ارد گرد موجود ہوتے ہیں۔ سوئے ہوئے غصے کے ارد گرد موجود لوگوں کے خیالات اور احساسات اور تاثرات بھی نادانستہ طور پر سوئے ہوئے غصے کے ذہن میں منتقل ہو

اے مالک کل میرے والدین

بے جان اشیاء پر ٹیلی پیتھی کے تجربات



ٹیلی پیتھی کے بعض ماہرین کا یہ نظریہ ہے کہ اس خطہ زمین پر رہنے والے تمام افراد کا آپس میں ذہنی و روحانی رابطہ ہے اور وہ ایک غیر مادی بدن میں منسلک ہیں۔ وہ تو یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ اس زمین پر پائی جانے والی دیگر اشیاء مثلاً "پودے اور جانوروں تک کا آپس میں رابطہ ہے اور اس سلسلہ میں بعض کامیاب تجربے بھی کئے گئے مثلاً" ایک شخص نے صورت میں اس بات پر توجہ مرکوز کی کہ وہ ایک پودے کے پتے کو جلا رہا ہے اور آلات کی مدد سے معلوم ہوا کہ عامل کی اس سوچ سے پودے کے سبزے اور پتوں میں تغیر و تبدل ہوا۔ لہذا اس سے صوفیاء کی اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اس روئے زمین پر پائی جانے والے تمام اشیاء کا آپس میں ایک رابطہ ہے۔ تعلق ہے۔ لہذا ایک سوچ کا دوسرے پر اثر انداز ہونا بھی ٹیلی پیتھی ہے یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں پائی جانے والی ایک سوچ دیگر کئی سوچوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

اس حیرت انگیز انکشاف کے بعد اس پر مزید ریسرچ کی گئی اور آخر کار ثابت ہو گیا کہ واقعی ایسا ہی ہوتا ہے کہ خواب کی حالت میں اصل تاثرات اور پیچیدگیاں کے ساتھ ان لوگوں کے تاثرات بھی وصول کر لیتے ہیں جو آس پاس موجود ہوتے ہیں۔ اور یوں پر اسرار صلاحیتوں کے حامل بعض افراد بعض ایسے لوگوں سے ذہنی رابطہ تک استوار کر لیتے ہیں جن کے بارے میں انہیں رقی بصر علم نہیں ہوتا۔



اے مالک کل میرے والدین

عقلی قوتوں پر عامل کا اختیار کار

ماہرین لیلیٰ یتیمی اور دیگر نفسی علوم کے ماہرین نے صدیوں پہلے اس بات کی تصدیق کر دی تھی کہ اس زمین کے گرد ایک غلاف لپٹا ہوا ہے۔ جو کہ درحقیقت نفسی قوتیں ہیں جنہوں نے اس زمین کو اپنے حلقہ اثر میں قید کر رکھا ہے۔ اور موجودہ تحقیق سے تو یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ان نفسی قوتوں کا غلاف زمین کے گرد تو ہے ہی مگر اب تو یہ اس سے بھی بہت آگے تک بڑھ چکا ہے۔

چونکہ نور کے اس غلاف کے اندر موجود تمام جاندار زندگی بسر کرتے ہیں لہذا اس غلاف کی وجہ سے ان کے درمیان ایک رابطہ رہتا ہے اور اسی غلاف کی وجہ سے ہی ایک سوچ دوسری پر اثر انداز ہوتی ہے اور ان کے درمیان پائے جانے والے ربط سے شعبہ زندگی کی دوسری اکائیاں بھی نہیں بچی ہوتی۔ لہذا یہ کتنا کسی طور غلط نہیں ہوگا کہ نور کا یہ غلاف جو کہ پورے کہ ارض کے گرد پھیلا ہوا ہے اس کے اندر ایسی مجبوراتی کرشمہ ساز اور حیرت انگیز قوتیں موجود ہیں جو کہ اس ساری کائنات پر اثر انداز ہوتی ہیں

زمین کے گرد پھیلے ہوئے نوری غلاف پر قابو کیونکہ ممکن ہے

یہ بات تو تصدیق شدہ ہے کہ اس کائنات کے گرد ایک نور کا

غلاف پھیلا ہوا ہے جس کے اثرات پوری زمین پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ کوئی غلاف وغیرہ نہیں ہوتا بس اسے فضول و بیکار باتیں بنا رکھی ہیں تو سوچنے کی بات ہے کہ جو کھنگو ہم کرتے ہیں اور الفاظ ہم اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں وہ آخر کہاں جاتے ہیں یہی نہ کہ وہ ہوا میں تحلیل ہو جاتے ہیں لہذا ان کی ایک شکل بن جاتی ہے اور آنے والے دور میں ممکن ہے کہ ٹیکنالوجی اس قدر جدید ہو جائے کہ ہم ان آوازوں کو سن سکیں لہذا اسی طرح نور کا ایک غلاف ہو کہ اگرچہ عام آدمی کو نظر نہیں آتا کہ ارض کے گرد پھیلا ہوا ہے یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اسے قابو میں کس طرح کیا جائے ماہرین لیلیٰ یتیمی کے مطابق کہ بعض اوقات اس طرح ہوتا ہے کہ کسی ایسے شخص کو جسے عقلی علوم پر واضح دسترس تک نہیں ہوتی ان قوتوں سے اس کا رابطہ ہو جاتا ہے اور اس طرح ان قوتوں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ انسانی تاریخ ایسے بہت سارے افراد سے بھری ہوئی ہے جو بے شمار صلاحیتوں سے مزین تھے جیسے راسیونین جو کہ شفا بخشی۔ ریٹائزم اور لیلیٰ یتیمی جیسے علوم میں ماہر تھا اور میرا خیال ہے کہ اس کا رابطہ ان مجبوراتی قوتوں سے ضرور تھا جو زمین کے گرد پھیلی ہوئی ہیں۔

مجبوراتی تصورات

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ ڈاکٹر کے پاس پہنچتے ہی مریض کی حالت بہتر ہونا شروع ہو جاتی ہے یا بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے یہ بات بھی یقیناً

نیمت بھی ٹیلی پیٹھی کی لہروں کی طرح کی ہوتی ہے بعض لوگوں کے مطابق کہ ٹیلی پیٹھی کی لہروں کے دوش پر شفا بخشی کی قوت سفر کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ خوشامد معالج سے مریض میں منتقل ہوتی ہے۔ یہ بات واقعی ایک ذمہ حقیقت ہے اور جو بے حد درجہ کے بعد ثابت ہوتی ہے وہ یہ کہ ہر انسانی جسم کے اندر شفا بخشی کی قوت ہوتی ہے اور یہ صلاحیت ایک طرح کی قوت حیات ہے جو جسم کو تندرست و توانا رکھتی ہے اگر کسی طرح سے ممکن ہو اور اس قوت حیات کو متحرک کر دیا جائے تو یہ بہت فعال ہو سکتی ہے اور مرض کے خاتمے کی شکل میں ایسے بہترین اور شاندار کامیاب نتائج پیدا کر سکتی ہے جنہیں معجزہ ہی کہا جاسکتا ہے چنانچہ یہ نتیجہ اخذ کرنا قطعی درست ہوگا کہ اگر ٹیلی پیٹھی کی لہروں کے ذریعے انسانی جسم کی اس صلاحیت کو تحریک دی جائے اور اسے فعال بنایا جائے تو یہ قوت شفا مرض کا مکمل خاتمہ کر سکتی ہے جس وقت جسم کی اندرونی قوتوں کو بیدار کیا جاتا ہے تو یہ اندرونی قوتیں کہ ارض پر پھیلی ہوئی عظیم معجزاتی اور مادراتی قوتوں سے رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور اس طرح یہ اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب رہتے ہیں۔ اور یوں شفا بخشی کے اس عمل میں یہ مصروف ممل ہو جاتی ہیں۔

آپ لوگوں کے مشاہدے میں ہوگی کہ اگر سر میں کوئی پیار سے ہاتھ پھیرے تو اکثر اوقات نیند آنا شروع ہو جاتی ہے یہ معجزاتی طور پر شفا بخشی کی چند اقسام ہیں جن کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معالج کے وجود سے ایک قوت خارج ہوتی ہے جو مریض کے جسم میں داخل ہو کر اسے شفا بخشی ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ قوت ایک لہر کی مانند ہوتی ہے جس کی شکل بالکل ٹیلی پیٹھی کی غیر مٹی لہروں کی سی ہوتی ہے۔

یوں بھی ہو سکتا ہے کہ معالج خود تو مریض کے پاس موجود نہ ہو مگر اس کی شفا بخشی کی قوت مریض کو صحیح کر دے۔ لہذا بعض ماہرین ایسے بھی ہیں جو اپنی عدم موجودگی کے باوجود مریض کو صحت یاب کر دیتے ہیں چونکہ ہر جسم میں ہی فطری طور پر شفا بخشی کی قوت موجود ہوتی ہے چنانچہ یہ قوت معالج کی شفا بخشی کی قوت کو قبول کر لیتی ہے اور اس قوت کو بعد میں شفاء پائی کے لئے استعمال کرتی ہے۔ شفا بخشی کے حامل افراد قطعی طور پر کوئی مادراتی مخلوق نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ کوئی آفاقی افراد ہوتے ہیں چونکہ ان میں نفسی قوت کی صلاحیتیں ہیں اور اس کا وہ بہتر طور پر استعمال کرتے ہیں لہذا انہیں القابات سے نوازنا۔ قطعی ٹھیک نہیں۔

شفایابی بذریعہ ٹیلی پیٹھی

اس بات کا ذکر میں پہلے بھی مناسب انداز میں کر چکا ہوں کہ شفا بخشی کی قوت چونکہ ایک لہر کی صورت میں ہوتی ہے اور اس کی ساخت و

شفا بخشی اور نفسی لہریں

جیسا کہ اس بات کا پہلے بھی ذکر کیا گیا کہ معجزاتی شفا بخشی کی صلاحیت رکھنے والے بعض افراد کا کہنا ہے کہ کچھ ماورائی ہستیاں ان کی مدد کرتی ہیں اور کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ ماورائی ہستیاں سے ان کا قریبی رابطہ ہے۔

وہ لوگ جو معجزاتی طور پر شفا یاب ہو رہے ہیں یا ہو چکے ہیں یا کہ زیر علاج ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ بعض اوقات انہوں نے محسوس کیا کہ ان کا معالج ان کے بالکل قریب کھڑا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر کی غیر موجودگی میں اس کی قوتیں اپنے اثرات مرتب کرتی رہی ہیں حالانکہ پہلے سے مریض اور ڈاکٹر کے درمیان یہ بات طے نہیں ہوتی تھی کہ معالج اس انداز سے مریض کے قریب ظاہر ہو کر اپنی شفا بخشی کی صلاحیتوں سے مریض کے مرض کا خاتمہ کرے گا۔ ان تمام واقعات کی روشنی میں ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ یہ دراصل ٹیلی پیٹھی کی ایک طاقتور لہر تھی جسے حاسن طبیعت کے مریض نے وصول کیا اور اس طرح ٹیلی پیٹھی یا نفسی قوتوں سے بھرپور یہ لہر اسے جسم انسانی کی صورت میں اسے نظر آئی یہ وجود اس معالج کا تھا جو اس کا علاج کر رہا تھا۔ اس طرح کے حیران کن اور معجزاتی قسم کے واقعات اگرچہ انسانی عقل کو دھک کر دیتے ہیں مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ اس قسم کی لہریں انسانی پیاریوں کے

علاج کا سبب بن رہی ہیں آپ دیکھیں کہ اب بغیر آپریشن کے شعاؤں کے ذریعے کینسر کو جلا دیا جاتا ہے جو کہ ہمیں نظر نہیں آتے مگر وہ اپنا کام دکھاتی ہیں لہذا یہ ماورائی اور غیر مٹی قوتیں بھی اپنا وجود رکھتی ہیں بے شمار مردہ صلاحیتوں کے افراد آج بھی موجود ہیں اور زمانہ قدیم میں بھی پائے جاتے تھے جن کی محض شخصیت نور ایک نظر دیکھنے سے ہی مریض کو شفاء ہو جایا کرتی تھی۔



چو

پر رحم فرما۔۔۔۔۔ آمین

نورانی یا غیر مادی وجود کے معجزے

پہلی بیٹھی کے تجربات کے دوران اس بات کا انکشاف ہوا کہ نفسی قوت کے حامل بعض افراد اپنے مادی وجود کو چھوڑ کر ایک غیر مادی وجود میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس غیر مادی وجود کو نورانی پیکر ہی کہا جا سکتا ہے مزید تحقیق اور مشاہدے سے یہ بات بالکل کھل کر سامنے آگئی کہ ہر انسان کے ساتھ ایک غیر مادی وجود ہوتا ہے لہذا مشق اور تجربات کے ایسے مادی وجود سے اس غیر مادی وجود میں داخل ہوا جا سکتا ہے اور جس وقت معالج اپنے مریض کے پاس ظاہر ہوتا ہے تو یہ بھی اس غیر مادی وجود کا ہی کرشمہ ہے ان باتوں سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ انسان کے دو وجود ہوتے ہیں۔ مادی اور دوسرا غیر مادی۔

مادی وجود زمان و مکان کی قید بند میں ہوتا ہے جیسے وہ کہیں جا رہا ہے اور راستے میں دیوار آگئی ہے تو وہ یا تو واپس چلا جائے گا یا پھر اس دیوار کو پھلانگ توڑ کر یا کسی دروازے سے اندر داخل ہوگا جبکہ غیر مادی وجود یا نورانی پیکر کے لئے ان نفسی زمان و مکان کی کوئی قید نہیں ہوتی اور جوئی ایک شخص ایک مادی وجود کو چھوڑ کر غیر مادی یا نورانی وجود میں داخل ہوتا ہے تو اس کے سامنے راستے دیواریں کوئی حیثیت نہیں رکھتی وہ دیوار کے اندر سے گزر سکتا ہے چند لمحوں میں ہزاروں میل کا فاصلہ

طے کر سکتا ہے غرض غیر مادی وجود یا نورانی پیکر کہیں بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔

ایک شخص کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے اپنے مریضوں کے پاس پہنچ جاتا تھا اور اس بات کی تصدیق خود اس کے مریضوں نے بھی کی۔ بعض مریضوں نے جو معجزاتی شفا بخشی کے حامل معالج کے پاس زیر علاج تھے ان کا کہنا تھا کہ آج کا معالج اکثر راتوں کو ان کے پاس اس کی خیریت دریافت کرنے آیا کرتا تھا اور خود انہوں نے ان قوتوں یا رعوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جن کے بارے میں ان کے معالج کا کہنا تھا کہ وہ شفا بخشی کے کاموں میں ان کے لئے مددگار ثابت ہوتی ہیں اور جنہوں نے بہت سے مریض ٹھیک کرنے میں معالج کا ہاتھ بٹایا خود مریضوں کا کہنا ہے کہ ان نفسی قوتوں کے اُٹھانے سے کمرے میں ایک محرک کی کیفیت پیدا ہو جایا کرتی تھی ایک عجیب قسم کی خوشبو پورے کمرے میں پھیل جاتی تھی اور ان قوتوں کے جسم سے ہلکی ہلکی روشنی بھی نمودار ہوتی تھی اور وہ ہر وقت معالج کے اس روحانی یا نوری پیکر کے ساتھ خرام ہوتی تھیں اور ان کے ساتھ ہی غائب ہو جایا کرتی تھیں یہ وہ تھوڑی بہت تعارفی معلومات ہم نے آپ تک پہنچائی ہیں جن کے بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جب تک کوئی واضح ثبوت نہ ملے کسی بھی طریقہ کار کو مضبوط قرار دینا مناسب نہیں اگرچہ شفا بخشی اس کتب کا موضوع نہیں تاہم شفا بخشی کے بارے میں جو

تصویری سی تفصیلات ہم نے اس کتاب کے توسط سے آپ تک پہنچائی ہیں
ان کا واضح مقصد یہی تھا کہ کس طرح سے علم ٹیلی بیٹھی شفا بخشی اور
نورانی پیکر کے سلسلے کی ایک بنیادی اکائی ہے لہذا ٹیلی بیٹھی کی سیزمی پر
چرتے ہوئے ہمیں بہت سے دیگر علوم کا بھی پتہ چلے گا جو کہ ٹیلی بیٹھی
سے بظاہر علیحدہ لگتے ہیں۔ لیکن درحقیقت اسی ہی کی شامیں ہیں۔

مستقل مزاجی اور محنت سے ہر مشکل کام آسان ہو سکتا ہے

بعض خواتین و حضرات جو کہ ٹیلی بیٹھی کے علم کی صلاحیت تو رکھتے
ہیں۔ مگر اس کو جاننے کی کوشش کبھی نہیں کرتے کہ آیا علم ٹیلی بیٹھی
کس طرح احتمال ہوتا ہے بس یہ حضرات اسی بات پر پھولے نہیں ساتے
کہ ان میں یہ صلاحیت پائی جاتی ہے اور وہ چاہیں تو اس صلاحیت کو
بوسے کار لا سکتے ہیں یا لا رہے ہیں لیکن اس کے برعکس کچھ لوگ ایسے
بھی ہیں جو علم ٹیلی بیٹھی کو جاننا چاہتے ہیں اسے سمجھنا چاہتے ہیں وہ
چاہتے ہیں کہ انہیں ٹیلی بیٹھی کے فوائد اور نقصانات کے متعلق بھرپور
علم ہو اور اس کی مشقیں کس طرح صحیح انداز میں کی جا سکتی ہیں ان کے
محقق کیا ضروری ہدایات ہیں وغیرہ اس قسم کی سوچ رکھنے والے افراد
کے سامنے علم و فن کا ایک وسیع و عریض میدان ہوتا ہے جنہیں وہ اپنی
محنت سے سر کر لیتے ہیں کیونکہ محنت لگن اور سچا جذبہ ہی ایسی چیزیں ہیں
جو کہ کامیابی کی دہلیز ہیں میرے ذاتی مشاہدے کی بات ہے کہ کچھ لوگ

لے مالک کل میرے والدین

محض اس سوچ میں ناکام ہو جاتے ہیں کہ ہم میں صلاحیتیں ہیں ذہن ہیں کامیاب ہو جائیں گے مگر وہ اسی وجہ سے مار کھا جاتے ہیں کیونکہ محنت نام کی تو کوئی چیز ان کی لغت میں ہوتی ہی نہیں اور وہ لوگ جنہیں ہم نکما کہتے ہیں وہ اپنی محنت لگن اور مستقل مزاجی سے آخر اپنی منزل تک پہنچ جاتے ہیں جیسے ہمارے سامنے خرگوش اور کچھوے کی مثال ہے کہ کچھوے نے مستقل مزاجی سے میدان مار ہی لیا حالانکہ وہ بہت آہستہ ریک رہا تھا مگر خرگوش اسی غلط فہمی میں مار گیا کہ چند منٹوں میں منزل پر پہنچ جاؤں گا چار چھ لگنوں ہی کی تو مار ہے لہذا ثابت ہوتا ہے کہ زندگی میں وہی افراد کامیاب ہوتے ہیں جنہوں نے زندگی سے ہارنا نہیں سیکھا۔

میں اکثر کما کرتا ہوں کہ ارادے اگر پختہ ہوں تو منٹوں میں آسان ہو ہی جایا کرتی ہیں۔ امریکہ کے سولہویں صدی کے ابراہام لنکن کتنی بار ہارا مگر آخر کار اس نے انداز حاصل کر لیا نظر ایک عریب آدمی تھا اور تاریخ نے اگرچہ اسے ڈیفنر کے نام سے یاد کیا مگر یہ بھی ایک جج ہے کہ اس نے اپنی محنت سے اپنی جگہ بنائی اور پھر ایک وقت آیا کہ اس کے اشارے سے حکومتیں تبدیل ہونے لگیں۔ واسکوڈے گاما کا امریکہ دریافت کرنا بھی اس کی شدید محنت کا نتیجہ تھا۔ اس نے جتنی مشکلات دوران سفر برداشت کیں کوئی اور شخص ہوتا تو بھاگ گیا ہوتا۔ لہذا ان تمام مثالوں سے آپ کو سبق حاصل کرتے ہوئے ذہن نشین کر لیتا چاہئے کہ محنت سے ہم اپنا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

خیالی بیکر

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ وہ بیکر جس کا تعلق خیالات سے ہوتا ہے۔ یعنی خیالات سے جنم لینے والا بیکر ماہرین کے نظریے کے مطابق قوت خیال سے ذہن کی سرگزشت میں ایک بیکر تحقیق کیا جاسکتا ہے اسی طرح جس طرح ٹیلی وٹھی کام کرتی ہے اگرچہ یہ بیکر اپنا ایک علیحدہ وجود رکھتے ہیں مگر اس کے باوجود ان کا ایک تعلق لوگوں سے بھی ہوتا ہے۔ ماہرین نے اپنی کتابوں میں اکثر ایسے واقعات تحریر کئے ہیں جن سے خیالی بیکر کی تصدیق ہوتی ہے جیسے ایک معصوم کے مطابق کہ اس کے موجودگی میں ایک عورت یہ بتا رہی تھی کہ اسے ناظرین میں سے کچھ کے ساتھ علیحدہ وجود نظر آ رہے ہیں چنانچہ وہ عورت ایک دوسری عورت کے پاس آئی اور بتایا کہ اسے اس عورت کے ساتھ ایک عجیب و غریب لمحے کا محض نظر آ رہا ہے لہذا پوچھئے کہ اس عورت نے اس مرد کی تمام تفصیلات بیان کر دیں اور ٹیٹھی ہوئی عورت سے پوچھا کہ کیا آپ اس شخص کو پہچانتی ہیں تو اس عورت نے فوراً مثبت انداز میں سر کو ہلایا اور بتایا کہ یہ عجیب و غریب حلیے کا شخص دراصل وہ کردار ہے جو میرے افسانے میں مرکزی کردار ادا کر رہا ہے اور جسے میں نے بڑی محنت سے تخلیق کیا ہے۔

بیان کردہ واقعہ سے ہمیں اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس خاتون کے ساتھ دراصل میں ایک خیالی بیکر تھا جو اس کے ناول کا مرکزی کردار تھا۔

صلاحیتوں کو دوسرے افراد میں منتقل کرنا

کسی شخص میں جب نفسی صلاحیتوں کی ایک بہت بڑی تعداد پائی جائے گی تو وہ اگر چاہے تو بعض جاندار و بے جان چیزوں کے ساتھ خیالی پیکر بھی منسلک کر سکتا ہے اس طرح جیسے بھی یہ بے جان و جاندار چیز عطا کی جائے گی مثلاً وہ اس چیز کی مدد سے ہر اس شخص پر اثر انداز ہو سکتا ہے جو اس کے قریب ہوگی۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ بہت ساری صلاحیتوں کے حامل افراد کسی دوسرے شخص کے ساتھ خیالی پیکر منسلک کر کے اسے بھی کثیرہ ساز افراد کی لسٹ میں شامل کروا سکتے ہیں اس طرح سے اگر نفسی قوت سے بھرپور پیکر کسی لباس کے ساتھ منسلک کر دیا جائے تو جو شخص بھی اس لباس کو پہنے گا چاہے وہ عام سا آدمی ہو تو وہ شخص ہی لباس پہن کر صاحب کرامات ہو جائے گا شاید یہی وجہ ہے کہ صاحب کرامات اور عجزات دکھانے والے افراد کو دی ہوئی اشیاء مثلاً چادر چمڑی یا دیگر اشیاء کو بڑی حفاظت اور احتیاط سے رکھا جاتا ہے۔

کیا روحوں کا وجود ہے؟

کچھ افراد کی قوت خیال اس قدر صلاحیتوں کی مالک اور نفسی قوت سے بھرپور ہوتی ہے کہ وہ مادی اشیاء پر اثر انداز ہونے لگتی ہے اور لوگوں کی اس کے حلقہ رائے یہ ہوتی ہے کہ صاحب اس پر تو جن۔ بھوت یا چڑیل کا سایہ ہو گیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہوتی ہے کہ اس ظہم کے

چونکہ وہ ہر وقت اس شخص کے حلقہ سوچتی ہوتی لہذا اس شخص کا ایک پیکر اس کے ساتھ آسمان جو ہر وقت اس کے ساتھ رہنے لگا۔ جسے در حقیقت اس کے خیالات نے جنم دیا تھا چنانچہ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ مختلف نفسی صلاحیتیں دراصل ایک مرکزی نفسی صلاحیت کی مختلف صورتیں ہیں بالکل اسی طرح جیسے ایک انسان کے مختلف حواس غصہ ہیں جیسے چھوٹے سونگھنے چمکنے اور محسوس کرنے کی حسیں ہیں۔ لہذا ہم اس کو اس طرح سے کہیں گے کہ ٹیلی پتھی کی صلاحیت بنیادی ہے اور دیگر تمام صلاحیتیں اس کی آگے شامیں ہیں یا صورتیں یا مختلف اشکال ہیں اور جو ٹیلی پتھی سے جنم لے چکی ہیں جن کا جنم ٹیلی پتھی سے ہوا ہے۔

خیالی پیکروں کے مختلف لوگوں پر اثرات

اگلے سبق میں ہم نے اس بات کا ذکر کیا کہ خیالی پیکروں کو ہم مختلف لوگوں کے ساتھ منسلک کر سکتے ہیں۔ لہذا جب ان اشیاء یا افراد کے کچھ خیالی پیکر منسلک ہو جاتے ہیں تو ان اشیاء یا افراد پر ان پیکروں کے اثرات مرتب ہونے شروع ہو جاتے ہیں چونکہ ان خیالی پیکروں میں نفسی قوت ہوتی ہے لہذا جب کوئی شخص ایسے فرد یا چیز کو چھوتا ہے جن کے ساتھ خیالی پیکر منسلک ہوتا ہے لہذا اس کے اثرات براہ راست اس شخص پر پڑتے ہیں جن سے وہ خاصا متاثر ہوتا ہے اور وہ شخص بھی اسی خصوصیات و کیفیات میں مبتلا ہو جاتا ہے جو نفسی قوت کی صورت میں اس خیالی پیکر میں پائی جاتی ہیں۔

واقعات صرف اور صرف نفسی انتشار کے سلسلے میں پیدا ہوتے ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مخصوص اوقات میں ذہنی کھینچاؤ کے تحت اندرونی نفسی قوتیں صحیح راستوں کے بجائے غلط راستے پر چل نکلتی ہیں عموماً اس قسم کی صورت حال کی شکایات نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں بالخصوص زیادہ ہوتی ہیں خاص کر سن بلوغت کے زمانے میں تو اس کا حملہ شدت سے ہوتا ہے ان نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے تحت الشعور سے ٹیلی پیتھی کی ایسی لہریں نکلتی ہیں جن میں اندرونی نفسی قوتوں کی برقی رو شدت کے ساتھ ہوتی ہے لہذا یہ لہریں مادی اشیاء پر اپنی پوری شدت کے ساتھ اثر انداز ہوتی ہے اور اکثر تو بعض چیزوں میں حرکت تک پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے یا پھر اس میں سے روشنی تک پیدا کر دیتی ہے شور بھی سنائی دے سکتا ہے یا کوئی اور واقعہ بھی رونما ہو سکتا ہے سادہ لوح افراد اس کو جنوں، بھولوں یا بدروحوں کا اثر سمجھتے ہوئے ہر ایک جھوٹے بیرونی کے ہاتھوں پتائی کر دیتے رہتے ہیں مابہرین کی رائے ہے کہ اگر متعلقہ شخص کی نفسیاتی طریقہ کار کے تحت صحیح انداز میں رہنمائی اور مدد کی جائے تو نہ صرف نفسی انتشار ختم ہو سکتا ہے بلکہ اس متاثرہ شخص کی حالت بھی معمول پر آ سکتی ہے لیکن اس کے لئے بیرونی یا فیزیکی کی بجائے اسے ماہر نفسیات کے پاس لے جانا ہوگا تاکہ بہتر طور پر اس شخص کا علاج ہو سکے۔

جنوں، بھوتوں یا بدروحوں کے اثرات

کتاب مقدسہ میں آتا ہے کہ "اور ہم نے پیدا کیا جن دِانس کو کہ ہماری اطاعت کریں" لہذا مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا ایمان ہے کہ ایسی قوتیں بھی اپنا حلیہ اثر رکھتی ہیں اسی بناء پر تجربے کے بعد میں اس فیصلے پر پہنچا ہوں کہ کسی بھی متاثرہ پر نفسی انتشار کا حملہ تو ہوتا ہی ہے مگر اس میں بعض دیگر عوامل بھی شامل ہوتے ہیں۔ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جن میں دس آدمیوں سے بھی زیادہ طاقت عود کر آتی تھی اور وہ دروازہ تک اکٹھا پھینکا تھا کہتے ہی جگ پانی کے پلے جایا کرتا تھا کہ کئی آدمیوں کی خوراک ایک سوکھا سرا پتلا شخص کھا جایا کرتا تھا اور جس وقت شعوری حالت میں پہنچا تو پھر بموک کی شکایت کرتا یعنی اس قسم کے واقعات سے میں نے اندازہ لگایا کہ واقعی دیگر عوامل بھی مختلف افراد پر اثر انداز ہو سکتے ہیں جیسے جس شخص کی میں نے مثال دی ہے وہ دو طرف سے گھرا ہوا تھا ایک نفسی اثرات سے باہم ملنے والے انتشار کے درمیان اور دوسرا مافوق الفطرت چیزوں کی طرف سے آنے والے اثرات۔ مافوق الفطرت چیزوں میں مرہ افراد کی رو میں شامل تھیں۔ اور بعض ایسی قوتیں بھی تھیں جنہیں ہم رو میں یا انسانی قوتیں ہرگز نہیں کہہ سکتے یہ سب نفسی اثرات اور غیر انسانی قوتیں اس متاثرہ شخص کے ارد گرد موجود نفسی قوت کے غلاف میں الجھ گئی تھیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی بار بار ذکر کیا کہ اس ذہن پر رہنے والے تمام افراد کے گرد ایک نفسی قوت کا غلاف ہوتا ہے جو کہ ایک حفاظتی غول کی مانند

ہوتا ہے اور یہی نفسی اثرات کو روکنے میں مدد دیتا ہے لہذا جب یہی اثرات اس خول کو توڑ کر غلاف میں الجھ جائیں تو اس قسم کے حالات کا پیدا ہونا ایک لازمی سی بات ہے۔

لیکن جہاں تک انسانی روجوں کا تعلق ہے اگر صحیح انداز میں مختلف تجربات کئے جائیں اور یہ ارادہ مضبوط تر ہو کہ انہیں ٹیلی پیٹھی کے جال سے رہائی دلانا ہے تو عموماً اتنا کرتا ہی بہت ہوتا ہے اور ٹیلی پیٹھی کا وہ جال ٹوٹ جاتا ہے جن میں وہ ابھی ہوئی ہوئی ہیں۔

مر
اے مالک کل میرے والدین



صرف ایک
خط لکھیں

ڈاک خرچ بذمہ گاہک ہوگا



ایسا مکمل پتہ صاف اور
خوشخط لکھیں تاکہ کتابیں
کی ترسیل میں آسانی ہو



ہر قسم کتب مفت بھیجی جائے گی
مطلوبہ کتاب کے لئے
مصنف کا نام اور پتہ پتہ کا پتہ ضرور لکھیں

بھٹہ کا پتہ

اصف بکسٹر
7231078: 40-آرڈر بازار
لاہور

پر نہایت
مُسْتَنَد کتب

مادرانی علم

طبی پتھری
سینکھ
قیمت ۱۸ روپے

جیناٹرم
کے اسرار
قیمت ۱۸ روپے

علم نجوم
محبت، کشادی کاروبار
اور مستقبل کا احوال
قیمت ۱۸ روپے

آپ کا موافق
نگینہ
قیمت ۱۸ روپے

ناشران، اقبال پبلشرز سیمینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

اسٹاک: آصف بک سٹریٹ، غزنی سٹریٹ، ۴۲، اردو بازار، لاہور
7231078